

7114
51

مفتاح البيان في علم اللسان

بحسب مولوی خواجہ غلام حسین سہا پتوری مدرس اعلیٰ مدرسہ منصفیہ شہر میرٹھ
بغرض تعلیم بیان فن ترجمہ میں اور ست سالہ لکھنؤ میں تالیف کیا اور پھر
اول مرتبہ لکھنؤ میں منشی لکھنؤ مختصر ترمیم دیا
سن سالہ میں عربی بولچا اور سمجھنے کا قاعدہ سکھایا ہے۔ اور نہایت سہل طریقہ
سے مختصر اور سلیس الفاظ میں معمولی امثلہ سے متھوڑ کو ادائیگ

اسلام و اسلام

بظرف انتفاع عام خصوصاً طلبہ مدرسہ منصفیہ مدرسہ کاری ذاتی طرف سے مصنف نے

مطبع جواہر کاش میٹھ میں طبع کرایا

کوئی نقابہ اجازت مصنف تصدیق فرما دیں ورنہ سواخذہ ہو گا فہرہ اشاعتیں

قیمت فی جلد معہ محضرد اک

ولایتی کانڈہ رسی کانڈہ

4

17

السَّامِعُ الْقَلْبُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ نِعَمِهِ الْكَامِلَةِ

که نفع مستطاب کتاب جواب مفید طلب و مبتدیان موسوم

تَهْنِئَةً لِلْبَيْتِ
الْمَعْرُوفِ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

مولفہ فخر الدین محمد الترمذی مولانا شیخ ابویوسف حسان الانصاری

مدرسہ علمیہ منصفیہ ہفتہ

طبع و مطبعہ الکرامہ کاشانی

۱۱۱۵

مقدمہ

عربی لفظ دو قسم میں بنی جو بحال ترقائم میں جیسے ہو عرب
 جن کا آخر بہ تبار تھا ہے جیسے زید اعراب اسم تین ہیں رفع نصب
 جو کہی حرکت سے ہوتے ہیں کہی حرف سے تصور انکی نقشہ ذیل میں ہے۔
 نقشہ معرب

نقشہ معرب	رفع	نصب	جر	کشیہ
۱۔ رفع معرب	رَجُلٌ	رَجُلًا	رَجُلٍ	رَجُلٌ
۲۔ نصب معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۳۔ جر معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۴۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۵۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۶۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۷۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۸۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۹۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۰۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۱۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۲۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۳۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۴۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۵۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۶۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا
۱۷۔ جمع معرب	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا	رَجُلًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فن ترجمہ

یہ وہ قواعد ہیں جن سے عزلی سے اردو اور اردو سے
عزلی بولنا اور لکھنا آوے یہ رسالہ دو حصہ پر مشتمل ہے

پہلا حصہ
جملہ اسمیہ

الف جملہ اسمیہ سے وہ جملہ مراد لیا گیا ہے کہ جو محض اسم نام

و معرف سے حاصل ہوا اصطلاح نجات مقصود تھیں

و اہل یہاں کہتی ہیں کہ یہ کتاب البیاد نام دیسی ہے جو بچہ جن کا بی بی کریم
اختصاص کیا گیا ہے اس کے لئے تھیں البیاد نام دیسی ہے جو بچہ جن کا بی بی کریم

مفردات لغویہ

حَامِلٌ جَعْفَرٌ - حمزہ - مرد کے نام (رقیۃ لیلیٰ حمید ازبک)
مَوَدُّکُمْ - قائم کلمہ - نائیم - سوتا حاضر موجود - جالس رہتا

فہرست

موسیٰ کھرا - حمیدہ سوتی ہے - جعفر حاضر - لیلیٰ کھرتی - حمزہ بیٹا
۱۔ ان فقر و کا جہلی میں ترجمہ کرو اور ہے ہوا بن کا ترجمہ کچھ نہیں
عورت کو جارون نام غیر منصرف بین نوین یا ختم میں معنی کی رعایت مقدم خبر دیکھو

دوسرا سبق

اسم خاصہ مقرب اللہ مہر مودع
الرَّجُلُ (مرد) الرَّجُلَانِ (دونوں مرد) الرَّجَالُ (سب مرد) الْمَرْءُ (مرد)
الرَّجُلَانِ (دونوں عورتیں) النِّسَاءُ (سب عورتیں) الصِّدِّيقُ (دوست)
الْفَرَسُ (گھوڑا) الْمِفْتَاحُ (کئی) الْبَابُ (دروازہ) مَفْتُوحٌ (کھلا)
كَاذِبٌ (جھوٹا) فَاسِدٌ (گھوڑا) جَوَادٌ (جھلک) فِ الْ عَيْنِ (کھلا)
ہے رَجُلٌ کُلُّ مرد الرَّجُلُ خاص معلوم میں یا سب مرد یا مردی -
ف مَرَدٌ بِاللَّامِ پر کنوین بھینس آں -

یہ کھلا سبق انظم ہر مجرور فرغ مفرد ان لغت

مؤنث

واحد تشنیہ جمع
ہند ہندان ہندان
ہندہ دونندہ سبندہ
قاعدہ قاعدان قاعدان
بیشہ بیشین بیشین

مذکر

واحد تشنیہ جمع
زید زیدان زیدان
زیدہ دونندہ سبندہ
قاعدہ قاعدان قاعدان
بیشہ بیشین بیشین

فقرایہ

زید قاعد ہند قاعدہ زیدان قاعدان ہندان قاعدان
زیدون قاعدون ہندان قاعدان

۱۔ ان فقرہ کا اردو میں ترجمہ کرو ہے بین ہون اپنی طرف سے لگاؤ اور نظر میں
گول تے (۲) ان معصومہ (۳) ان معصومہ (۴) ان معصومہ (۵) ان معصومہ (۶) ان معصومہ
جکلی کا نام ہوا اور جو سماجی صیغہ میں لکھ کر دیکھ کر متبادا معصومہ خبر نہ کہتی ہوئی ہو
اسلامی متبادا معصومہ ہوا اگر بغیر وقت کو بھی ہو جائے کہ متبادا خبر میں مطابقت صیغہ
لازم ہے ۷۔ متبادا خبر دونوں فرغ ہو گئے ۸۔ غالباً متبادا خبر شوق ہوئی

ضَوْءٌ شَنِيعٌ هَلْ كُنَّا أَكْبَارًا نَعْمَ إِنَّ نَمَازَ
وَنَافِلَ رَاتٍ يَوْمَ رَتَبَ لِكُلِّ رَاتٍ قَوْسٌ (كَمَانٌ)
سَهْمٌ تَبِيرٌ قَدْ رَأَيْتُمَا سَمَاءَ آسْمَانِ أَرْضَ زَبِينِ
الْشَيْخِ رُبُّهَا الصَّادِقُ الْحَقُّ -

ہندو جبر پیش: آسمان تک شیخی۔ اللہ کی قسم: باپا ہی کبھی حاضر ہے۔ حضرت ایلان

سوی غایت موسیٰ دن سے غایت **و** حرف کا تہجیر حرف ہے، کا کہ مرتبہ سے فرمانا

چابو۔ ۲۹۔ اگر اسم ہندی پر لفظ چھ ایک کر لی یا کہ تہی تو الف لام سے مجھ دلاؤ

پیشہ نقوش لوم چوتھا سبق دوسرے میں جمہا اللہو

غلام زید غلاما زید مسلمان مضر زید کا غلام زید دو نو غلام کے

فقرا عربیہ

الفہم حاضر القفل فاسد الباب مفتوح النساء قائل
الرجال نالوا الفرس حیوان ہندی میں آل کا ترجمہ کچھ نہیں غائب

فقرا ہندیہ

زیکھڑا ہے۔ سکینہ موتی سے دروازہ کنلا کنٹور اچا لال کنجی خاں
ف ترجمہ میں مستند پر الف لام لانا چاہئے اگر خاض نام نہ ہو ورنہ اختیار

میسر سبق

ب آپتم تانہ ت رتم اک تانہ تالی (دیکھو کی) میں ہی کی عن
اے بی زین الی ہمد کجحتی (کجھی علی (پ) مڈلے کل مڈل

(سے کل) یہ بارہ حروف جس لفظ پر آو ہیں اوسکو جبر کرتے ہیں لفظ یا تقدیر یا حکم الہی انکو
اُسکو محو کر دیتے ہیں وامن اکثر الی کیا تھ آتا ہے اور عن بھلا اسکے اور مڈل مڈل

کبھی ابتلا کو کبھی کل مقدار کو ظاہر کرتے ہیں ۲ جابر وور کی آہ میں کجھ مبتدا ہو سکتا

فقرات عربیہ

بائے زید قائم تاللہ موسیٰ تلم التیل کا التمار من المسجد
الی الدار فی الدار صبی علی الباب رجلاں الرجلان

پانچواں سبق

[illegible]

المفردات

بِخَارِ رَبِّهِمْ عَصَاكَ عَلَيَّ اِسْكُفْ رُبِّي خِزَارُ
وَقَسَائِ قَصَارِ رُبِّي خِطَا رُزِي حَلَاخِ رُزِي وَان
نَدَا فِدَا رُبِّي خَطَا غَدَا رُزِي بِقَالَ رُسَا رُزِي
حِجَامِ رِزِي اَلَا مَرِي رُزِي بِئْسَ كِرَانِ هَرَا رُزِي

عربی میں مجاز مضاف بہ مضاف الیہ ہے اور سندھ میں اسکے عکس میں ترجمہ میں مضاف
 مضاف الیہ کو الٹ دیا چاہئے اور کالی کے کہیں اکا کچ ترجمہ نہیں عربی میں مضاف
 الف م و ت و یں تو نشانیہ او جمع کر جاتا اور اعراب غیر معین اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا
 و مضاف کر ہوگا یا نہ ہوتا واحد ہوگا یا ثنیہ یا جمع اس طرح مضاف الیہ چھتیس صورتوں میں مضاف کی ضبط
 کرتے ہیں

فَضَّةٌ (بی بی) ذَهَبٌ (سونا) ابْنٌ (بیٹا) بَنُوْنَ (بچے) اُخْتُ
 (بہن) اَخٌ (بھائی) اِخْوَةٌ (جمع) صَبِيَّانِ (بچے) وَ (اور)
 نَعْرَ دَارٍ (عربی حلیاء) رَمْلٌ (ریگ) رَمْلٌ (وضع) سَيِّدَةٌ
 (مال) السَّيْفُ (تور) عِيدٌ (تھوار) قَلِيلٌ (کم)
 نبو سعد قائمون السيف والقلم حلیۃ الرجال الذ
 والفضۃ ذمۃ النساء کلام الملوك ملوک الکلام اجمعہ
 عید المومنین

تمیہ کے نوکر حاضرین۔ آج عید کا دن ہے چراغ
 کی روشنی کم ہے۔ روزنا بچوں کی عادت ہے۔ حامد کا قلم خراب
 جوئے (السیاح) مفا (البکا) نوکر (خدا) عادت (حادثہ) آج (اليوم)

لَيْسَ (نہیں) كَيْتَ (نہیں) مَا (نہیں) كَانِ (نہیں)
 اگر (مگر) یہ حرف خبر کو منصوب کے تہ میں لیکس زید قائما مازید کا
 (منشی) لا بکر حاکم راجع لا زید فی الدار ولا عمر لرجل فی
 الحجرة ولا امرأة ف لائی مکر معلوم کا فائدہ دیا کرتا ہے ف لیس
 وكان فعل میں اور کھد کئی لفظ میں لکھا بیان حصہ دوم سے متعلق ہے ف ان
 حروف کی ابتدا یا خبر کی کسی حرف جزا نہ لائے میں مامین جل قاعدا ما
 زید بقائم لیس المزاح بخیر ف حرف کا ترجمہ اخیر میں ملاؤ آج کے
 سر میں جن رد تھا خالد کے گھر میں پانی نہیں ظالم کا قتل حرام نہیں ف الا ف
 استثنا ہے سو وہ کہوں کے پچھن آیا ہے اهل القرية فتعود الازید
 اول کو مستثنیٰ منہ دوسرے کو مستثنیٰ بولتے ہیں ف جب تثنیٰ منہ مخذوف
 ہوتا ہے لا تعو جوا ہے لا الہ الا الله ف الا کے بعد عن نہیں کرتا
 ما محمد الا رسول مازید لا فائمه وما فائمه لا زید ف
 اسکا فرق علم بیان سے متعلق ہے پورا پورا بیان مستثنیٰ کا حصہ دوم میں ہو گا۔

آٹھواں سبق

یکرا اسم کی (ہے) ہیا رہت (کیا را) یا پچون حرف مذ میں منادی کو

وہ بڑی ہے تو ہوئی ہے ہم کو ی پرہین کرتا صندوق میں ہے جلی
چہت پر ہے چہت پر جلی ہے میں بیٹا ہوں میں بیٹی ہوں ہم بیٹی ہیں

ترا مبیض چٹا سبق سلم پیٹ

اِنَّ (بیک مزدور) اَنْ (کہ) لکن (لیکن) لیت (کاش) لعل (لعل)

کَانَ (گواہ) لا (کچھ نہیں کوئی نہیں) ساتون حرف تبا کو نصب دیتے ہیں

اَنْ زید قائم لان بکر اقاعد لکن ہند انما لیت زید

حاضر لعل حامدا جالس لاشی خیر من العلم

ف جبکہ حرون مذکورہ پھاڑا دین تو عوام باری گا اتمارید قاعد لکنا

عمر قائم۔ ف اِنَّ ابتدا میں اَنْ درمیان میں آتا ہے

المفردات

عَنْیَل (انہی) اعنی (انہا) اَعْوَر (کانا) اَحْوَل (بہنگا)

اَلکُن (پوچھا) اَیْکُمْ اَخْرَس (گوخما) اَصَحَّم (بھرا) اَخْفَش (خوفا)

بیشک شیر کھڑا ہے (گواہ کوئی مرد سوتا ہے۔ شاید کوئی عورت بیٹھی ہے)

پانی موجود ہے۔ لیکن گلاس منقود۔ الماء (پانی) الکاس (گلاس)

سایتوان سبق

اوطاف۔ ارے مدزی۔ اری بندہ۔ اجی امان۔ اچو تابا (یا البت)
اوجا نیوالے (اذاھب) اے احق۔ احمد ہوت۔ اوڑکر اری لوگو
کوئی مدزی ہے۔ کون بیٹھا ہے ف۔ ارے اچھی ہے بیڑہ میں کرو
تعلیم و تحقیق کا کچھ ترجمہ نہیں فقط حرفت کا ترجمہ کرو۔

نوائے سبق

نَوَانِ سَبَقُ
مَا تَصِلُ بِهِ رُوحُكَ إِلَى كَمَا كُنْتَ تَنَاسُلُ

فنیچہ خود لفظ میں جا طبع ترجمہ ہوتا ہے دیکھو

ص

متصل بحروفنا

إِنَّكُمْ إِتْمَا إِيَّيْكُمْ إِتْمَا إِيَّاهُنَّ إِنَّكُمْ إِيَّاهُنَّ
إِنَّكُمْ إِيَّاهُنَّ إِنَّكُمْ إِيَّاهُنَّ إِنَّكُمْ إِيَّاهُنَّ

فقراته

نصب دیتے ہیں اگر سناٹا کیشبہ مضاف یا کھرہ غیر عین ہو ورنہ بالاترین مرفوع
 ریک یا زید یا نیدان یا زیدون یا عمر یا قاضی یا بط
 یا رجل یا عبد اللہ یا عبد اللہ یا عباد اللہ یا بنی
 اسرائیل یا رجل یا حمالا یا قائدان یا ابی الحسن یا داعی
 یا ولدے یا هذا او شخص ^{ہے کوئی مثال} و معروف باللام کو منادی کرین تو مرد میں آیتھا
 عوت میں آیتھا انا و کرین مایٹھا الرجل یا آیتھا المرأة کہیں اور یا
 هذا الرجل اور یا ایہذا الرجل بھی تو ہیں فی المسلمین
 میں لام استغاثہ ہے و وہابی مسلمانوں کی اور یا اللہ المسکین مجھے کوئی مسکین کی خبر نہ
 میں منادی غیر عین تھا حذف کر یا ف بیشتر وصف عم کا ترجمہ بصورت ندا اور ^{صف} ع
 کا ترجمہ بصورت تنہا کم کر دین یا آیتھا القائلہ یہ کون پھر ہے یا آیتھا الک
 نوشی فوا زید وازیکاء ہے زیدار سے زید و اولاد و امہ
 ناؤ انصوں انہی صیغہ مندوب کہلاتے ہیں انکا اور منادی کی ایک حکم ہے و کہیں
 نکا کو گرا دیتے ہیں زید یوسف بولتے ہیں اور افظ اللہ میں کی ہے
 مہم لا کر اللہ تم بولتے ہیں و کبھی منادی کی ترخیم یعنی اختصار کر کر یا یومہ

السَّلَامُ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اوسپر اسکی رحمت۔ تھجرا اسکی
 لغت چوغا قیمتی ہے۔ زید اسوقت بازار میں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ میں میرا
 بیٹا ہوں۔ تیرے بیٹے ہیں کیا ہے۔ شہار و کروں آبی ہو۔ تو کیونکر ہے۔

کہاں کیف کیونکر۔ آیآن کمان

(ایضاً متصل نبضا)

بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ
 بَلْکُمْ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ بَابُ
 چہوون صورتوں کو ان منیرون کے ساتھ ملا کر جو اسی صورت میں یاد کرو

عَنْدُ قَدِیصُ دَارُیْمُ بَعِیْدُ عِنْدُکُمْ شَرِیْبُ بَابُ
 مفتوح مارا یکما فیہ سیدنا علی خرق (بہا) خلق
 (رہا) عزیز (پارا) مشغول (بہنا) سیکین (بہری)

حَلِیدُ (تیز) لَزِیدُ (نزد) مَرْغُوبُ (بہ) مَكْرُوهُ (ناگوار)
 هَلَالُ (نیچا بند) قَمَرُ (چاند) بَدْرُ (بورا چاند) سَجْدُ (ادا) اُمُّ (ام)
 اَبُ (باپ) عَمُّ (چچا) عَمَّةُ (چچی) خَالَہُ (خالہ) اَبُوہُ (قالہ) عَمَلَا
 نَالَمُ قَدِیصُ خَلْقُ اَنَابُ شَبَعَانُ۔ هُوَ عَطْشَانُ اَنْتَ

لَا تَحَامِضْ كَاثَّةَ حُلُوٍّ لَعَلَّهَا حَارَةٌ كَيْتًا يَابِسُ
لَا تَبَارِدْ إِنِّي قَائِمٌ إِنَّا قَاعِدَاتِي أَنَا اللَّهُ

المفردات

حَامِضٌ کھا حُلُوٌّ شہادہٴ رُکڑا مَلِجٌ کھاری عَذْبٌ وکھٹ
أَجَاجٌ بکجا سَاخٌ رگوار تَفْعٌ کھیکا بَارِدٌ سرد حَارٌ گرم یَابِسٌ
خشک رَطْبٌ ترنا مَحْقُصٌ کسد حَادٌّ تیز پُر طَلِيعٌ سونگھن قُرَاتٌ شیریں
مُرَّتْ شہادہٴ فقرات اردو

غزور وہ چور ہے۔ شاید وہ کھاری ہے۔ کاش تو مرد ہوئی۔ گویا وہ نا پھیکا،

(۲) متصل جروف حارة

يَا أَيُّهَا بَرِّمُ يَا أَيُّهَا بَرِّمُ يَا أَيُّهَا بَرِّمُ يَا أَيُّهَا بَرِّمُ
يَا بِنَا لَمْ يَمِنْهُ عَنْهُ فِيهِ إِلَهٌ عَلَيْهِ كَوَاسِي بِرْمَاسِ كَوَ
يَا دُرِّ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ كَوَ
ہو گیا اور اٹھی اور غنی اور غنی میں نون وقایہ داخل ہو (سریان) میرا
شعبان (چکا) عطشان (پایسا) جَالِعٌ بھوکا غنی (اسودہ)
یہ طاع علیہ دین علی دریم منّا امیر السلام علیکم وعلیکم

ہو فی دارِہ (اچھے) ہما فی دارِہما ہم فی دارِہم الخ اپنے
 ۷ ہو بلسانہ الخ (اچھے) حویدہ الخ (اپنا) ف جبکہ نیم نقل
 مبتدایا قائل کہ صرف راجع ہو منظر ہو یا منظر تو اپنے کے معنی تھی ہی اور اسکو
 راجع بنفس ہی کہتے ہیں اُنْتِ عَلٰی قَوْلِكَ اِسْلَخْ اَنْتُمْ فِی قَوْلِکُمْ
 صادقون انا علی دینی ہم علی یا ہم فارژون سخن علی
 راساً ثابتون فی دینِ دارِہ نائہ زینب علی یا ہما قائمۃ
 زیدون فی اقوالہم کاذبون انت علی اخوتک
 کلّ راجع انتن عند جولو تکن محبوبات سخن الی
 دارنا ذاہبون انا راقد علی فراشی وہ پڑ فرش پریشا
 کاش زبیدہ اپنے گھر میں ہوتی۔ ہمارے جیب میں چاقو ہے
 گویا وہ پادشاہ کی بیٹی ہے وہ سب اپنے درمے میں ہیں میں اپنے
 گھوڑے پر سوار ہوں بندہ کے پاس و م کے پادشاہ کی تصویر ہے
 مجھے پاس چاقو ہے ف جناب آپ تو کی جگہ اور بندہ میں کی عو
 ہوا ہے نطاق (نہا) تکتہ (بندہ) ازار (نہا) قناع (نہا)

کچھ تعلق نہیں تھے (زمانہ بیان میں) ہنا (یہ) ہنا (وہاں) ہنا
 ہنا (وہاں) اشارہ مکان میں صحت انت من زید (تو یہ) ماکون
 من ہذا القلم (یہ) کا قلم ہے (یہ) البیت (یہ) کا گھر ہے) کا نہ تھا
 و عربی میں اشارہ کے بدلے اشارہ کو متفہم کرتے ہیں اور اشارہ کو بدل جاتے
 ہیں اور نہفت بھی عقیدت کم ہذا غلو متبارک اس عقیدہ میں غلو ہے
 عبدکم ہذا شیر متبارک غلا۔ شریب یہ تیرے ماتہ میں کیا ہے
 وہ میرا قلم ہے۔ وہ کون شخص ہے وہ شخص یہ ہے تو کسی بی بی ہے
 یہ حمیدہ ہے۔ یہ اسکی کتاب ہے۔ وہ اسکی واسطہ ہے۔ وہ چاقو میز
 یہ قلم حامد کا ہے۔ یہ تختی سعیدہ کی ہے کوخ و تختی (فہم کو یلح خطب
 (ابن بن احام (سائن) حینر (دو) ف منی بن ضمیر و اشاہ جیدہ ایک
 لفظ ہے تقدم ذکر ضمیر کو بچانہ۔ اور قرب و بعد کا ترجمہ ایک دوسرے ہو سکتا ہے

الکلیا و ان سبق

الذی (وہ) من الذین الذین (وہ) من (وہ) الذی (وہ) من
 اللتان اللتان اللتان (وہ) من (وہ) من (وہ) من

رداء ما چادرم رکب السوارم خرقة بر جنبه الکندی جلّول نالی

دسوان سبق

اشارہ مشارالیه

ذال (اوس یہ دہم احد مذکر) ذانِ ذین (یہ وہ تثنیہ مذکر) تاکتی

ذی ذہ (یہ وہ اسن خنثی) تانِ تین (یہ وہ اون تثنیہ مونث کیلئے اور

اولاء اولی (یہ وہ ان جمع مذکر مونث دونوں کی واسطے) ماذا عندک اولیٰ

عقد لولوع سوئی کی ٹرین انّ هذان لسلحرف اکثر اسم اشاراتی

ملا کر بولاجاتا ہے هذان لسلحرف و کہی مشارالیه کو ذکر کرتے ہیں کہی نہیں

هذان ید هذا الرجل یدک هؤلاء اخوتی و اشارہ اعتباراً

مشارالیه کے قریب بعید و وسط مجرّم قرین بعد اعتباراً بکے بہر حال کون خطا بلا نیسے

بعید کیلئے ہوتا ہے ذاک ذاکم ذالک اولئک والئک

علیاء وہ سب مراد اولئک والئک عفاث وہ سب عذین

ذیک المرأة فاسقہ و بسا ہے کہ لام در میان ہر کاف اور اشارہ کے

لاسم ہیں اور البعد کیلئے صحیح ہیں ذالک الکتاب ریب تلک

من عندی خدیجہ و ہیتان مخاطب کے موافق بدلتا رہتا مشارالیه

۲۱
 غیور۔ زید نالعاقل کٹر ہم رجال صالحا قرۃ
 نساء عفاف عندی قلمان جدیدان عبد
 مومن خیر من حر مشرک و دیکھا منوت کے سہا بڑا متبا
 ہو سکتا ہے عین الحسن سواد العین و عربی بن ریسو
 بچلے آئے اور صندی بن صفت شیخ صالح انیک بڑا یہ تیز چاقو
 کسا ہے سوہ نیک بی بی زید کی مان جان ہے گویا وہ انار پاری
 ہے یہ ایفٹ بغدادی و یای نیت کو عربی میں شدہ کر کے لاؤ
 و ہی امرة ہندیہ اسماء الحسن رجل عالم ابوہو
 مولود طاہر نہ ولا دنہی ست فاضلون علمائہا
 وقع خدامہا انا علی سطح قوتیہ جدانما من
 هذه القرینہ الظالم اہلہا لمن هذا الکتاب الفاسد
 اور اقمہا و بحدہ فقرے ہیں بنہیں اعتبار متعلق کے صفت
 انہیں مطابقت نہ کوہ شرط نہیں فقط تعریف تکبیر و اعراب ایک ہونا چاہیے
 ایسے فقرے کا ترجمہ بنی میں اکثر موصول کر لینے میں اسکا نتیجہ ہے حکایت

الَّذِينَ عِنْدَكُمْ يَمْلِكُونَ الْعِلْمَ الَّذِينَ فِي لَدَارِهِمْ
 ابواب التَّائِمَةِ اخْتِ الْكَاتِبِ اخِي الْفَسِيْقَةِ سَارِقَةِ
 الْمَقْتُولِ زَيْدٌ مِمَّا يَمْنَعُ كُنْ اَيُّ كُنْ اَيُّ كُنْ اَيُّ كُنْ اَيُّ كُنْ
 كَبِيْ اِسْمُ مَوْصُولٍ هُوَ تَبِيْنٌ سِ فِي اِي دَارَتِ فِي اِي دَارَتِ
 سِ مَّا يَكُنْ اِيْكَ بِمِيْنِكَ يَامُوسَى جَ مَا رَجَعَ بِبِيَارِ اِيْكَ
 سَيِّدُ الْقَوْمِ مَنْ عَلَى رَأْسِهِ عَامِدَةٌ سَوَاءٌ - وَهُوَ جَوْسُ
 زَيْدٌ كِيْ يُمِيْ - تَبِيْرُ اِيْكَ اَمِيْنٌ كُنْ - زَيْدٌ مَحْمُوْنٌ سَابِ - وَهُوَ حَاقُو
 تَبِيْرُ سَابِ اِيْكَ اَمِيْنٌ هُوَ - (جَيْدٌ) (كَبِيْرٌ) (رَاجِحٌ) (يَتِيْمٌ)
 يَمِيْنٌ (مَّا) (بِيَارِ) (اِيْكَ) (فَسِيْقَةُ) (رَجُوْا)

يَا زَيْدُ اَيُّكَ

رَجُلٌ فَاضِلٌ اِمْرَاةٌ فَاضِلَةٌ رَجُلَانِ فَاضِلَانِ
 اِمْرَاَتَانِ فَاضِلَتَانِ رَجُلَانِ فَاضِلَوْنَ بِنَاءً فَاضِلٌ
 فَاضِلَةٌ فَاضِلٌ فَاضِلَةٌ فَاضِلٌ فَاضِلَةٌ فَاضِلٌ فَاضِلَةٌ
 فَاضِلٌ فَاضِلَةٌ فَاضِلٌ فَاضِلَةٌ فَاضِلٌ فَاضِلَةٌ فَاضِلٌ فَاضِلَةٌ

اور عندی رجل امرة بدل الغلط ہے بل کی بھی یا قسم میں لعل
(شور) ختن (دامادی بکر) کنوی تثبت (بیاضی) اوجہ زبہ

جلی (حلمہ) یضعة (نار) یا هذا ابوك زيد قائم بکر
مسلوب عامنه (بکر کا عامہ گیا) هو رجل حار (وہ آدمی)

نہیں نہیں گئی الفاطمة یضعة مٹی یا زید بن عمر علم مونس
بلفظ ابن مضاف بہ ہم پر نصب یا انت او تحضر الدنيا جيفة و

طالبہ کلاب الافارب کالعقارب بدل الغلطین
آئرو اور افصح یہ ہے کہ لفظ بل تے میں هذا زید بل بکرف بدل الکل

میں بل بدل نہ تین کیر و تانیت اور اعراب میں مطابقت لازم ہے اور بدل بعض
میں اور شمال میں بذریعہ غیر مطابقت کے تے میں اور تیر و تانیت میں اطلاق مقرر

نہیں ملن اعراب صاحب ہے اور بدل الغلط میں سوا اتحاد اعراب اور کچھ شرط نہیں
بدل الکل مثل صفت توضیح کرتا ہے اور بدل بعض شمال میں تقسیم کے بعد تخصیص

ہوتی ہے اور بدل الغلط غلطی کی تصحیح ہے اسو قرآن میں نہیں آیا ہی امرة
خات بھاء و جمال هو رجل ذوقرة و کمال (ذات وال خود)

والے ظالم ہیں یا کاف بیان ہے جیسے اس لہجے سے کہ ظالم ہیں اہل اوسکے مکرور
بھٹی کتاب اور مانگ ٹوٹا مرغا اور مضبوط دیواروں کی چیت وصل بندی ہے

ف صفت سے مراد وصف نہیں بلکہ برائی ہی صفت ہے العوذ من
الشیطان الرحیم هذا عبد الیم رحیم ف اسی طرح عذو
صفت پڑتا ہے فقہ نہیں کہ واحد من الصور الاربعہ
انہوین) ف صفت بعد صفت ہی آتی ہے هذا الرجل فاضل اذا
شاعر ف اما من ابوالحسن علی وابو حفص عمر
صہر النبی محمد وغیر صفات تو ضعیف بطف بیان کہلاتے ہیں لفظ مشہور
کو بیدار کرتے ہیں مستی هذه زبیدہ میں اسم اشارہ صفت واقع ہو رہا
عندک رجل ابوه عالم من جماعہ صفت پڑا۔

تیسرا بیان سبق
مبدل مبدل

يا هذا زيدا اخوك قائم وهذا اخاك عندنا
الكل يا زيدا اسه مضروب یہ بدل البعض ہے ہند تھا
مسلوب یہ بدل الاشتغال ہو لفظ اول کو مبدل منہ اور دوم کو مبدل کہیں

اَلَيْتُكَوْنَ اِمْرًا بِنْتٍ اَوْ كَلَامًا نَاعُوْثٍ مِّنْ مَّثْنِيْ عَنِ عَبْدِ
كَلَامًا اَمَّا اَنْ كَلِمًا هُمَا وَفَتَا يَتَبَدَّلُ كَمَا اَوْ يَكِيْفًا

فقرات

ہند نفسی یا نعتہ ۱۰ توبت عینہ خلق قمیص
ملوت کلمہ یدھا محضیۃ کلمہا قلما فاسد کلمہ
زیدان کلاما خبیثان یداد کلماتہا مشدود
ما علینا الا البلاغ المکتوب نصف المدقات و
ترافعی ہے تاکہ نکلتی ہے زید زید صدیقی۔ صدیقی
صدیقی زید ہذا ہذا قلمی اِنَّ اِنَّ زیدا ضارب
اِنَّ زیدا ضارب ضارب لا لا نعم نعم عندک عند
چہت پر بیست یا بند میردامن کل تربت وہ خود کہتی ہے

یہ آپ کلمہ ہے بھی بھی چورے۔ میں تبراہون کبراہون قرہ رند
ذیل اس و و و اور تہ جہ او یا اُم کیا حق ہی
بل (کلمہ لا اہن امارا) لیکن (مگر پر۔ یہ دس حرف عطف میں دو

وہ بہاؤ حسن امتا انا رجا

سہاوی حاتم بن زید عمر - تیرا چا

بہن حمیدہ سوتی ہے - ہمارا

اشتمال ہندی میں کم پائے جاتے

کلو حینا کا بیٹا اوچھا آدمی -

چود

زید نفسہ (خود ہی پڑوسی)

ہند انفسہا ہند

ہو عینہ خود ہی پڑوسی ہو

اعینہ بن عبد کلہ

اماء کلہ بن ہذا جمع

ہذا جمع ہن

ہن کلہ بن ہذا جمع

اصبح اصبح یون اجہ

پندرہواں سبق

ف تیز مریم میں پڑا کرتی ہے لیکن مقدار میں شکر کثرت و کثافت
 عندک رطل نیتا وقد راحه سکر علی التمرۃ مثلھا
 عندی خاتمۃ فضلۃ زید طیب نفسا و ابی و علما و
 دارالہ قفیزان بڑا۔ رطل پندرہ صاع پی مَن میں کیل
 ذرغ گڑت و جب بڑا کثرت و باغ و بوئی مَدَدِ طبع
 ضعف و کم اکثر زیدہ اقل و کم اکثر زیدہ اکثر
 دھن میں سمن بھی لفظ اشکات شمع و سمنی بڑا
 جریب ریکہ قطن بڑی راجل و بڑا طف سب سوار
 اشد عام سال سنہ رس کم رجلا ہذا کہ قلم
 عندی عند باجرۃ ما انا اکثر منک ما لا واعز
 نفر احد عشر کو کہا اشاعرة ائمة و کم خبری کی تیز مجرم
 ہوتی ہے اور استفادہ میں منصوب اور غیر مقدار میں اکثر قلم حد سوار
 ذہب باعناقت پرستہ ہیں اور عدین تیز کہی مجرم کہی منصوبانی

اسہوں کے درمیان آتے تہیں پھلا معطوف علیہ۔ دوسرا معطوف کہلاتا ہے
جنکا اعراب ایک ہوتا ہے اما مکر بھی آتا ہے دوسرے پھلے اور دونوں کے

بچہ میں ہذا الشجر اما نخل اوسید زید قاعد اوقالہ
اخی فی المسجد لا فی الدار امیر ثم فقیر زید حاضر
لکن لہند غائبۃ ف نعم الرجل زید (زید خوب مر)

نعمت المرأة ہند (راہی) ساء المرء زید (رُب) ساءت
المرأة عاتکہ (رُبی) بیس الرجل خالد (رُب) بیست المرأة
ہند (رُبی) حبذا کاتب ابن مقلہ البغدادی (راہی)
منشی ہے ابن مقلہ بغدادی (نعم صاحب لقوم بکرف نعم بکسر
ساء حبذا۔ چاروں افعال مرجع و ذم کہلاتے ہیں گردن انکا جملہ فعلیہ کے

ذیل میں بیان ہوگا اور فاعل انکا معرفۃ باللام ہوتا ہے یا مضارع معرفۃ باللام

اس شہر میں نہ حیا ہے نہ مروت میں اور تو و نو بیہائی میں پائی
گھڑی میں ہے یا شک میں۔ کلوحینا کا بیٹا اچھا آدمی ہے۔
قریباً (شک جرحہ) (گھڑا) قدح (بیالہ) سید (یری) نخل (کھجور)

يَكُونُ مِنْكُمْ نَبِيٌّ مِّنْ بَيْنِكُمْ يُبَيِّنُ لَكُمُ الْكَلِمَاتِ
 جَازِئَةً لِّأُولِي السَّلَاطَةِ مِنْكُمْ يُخْبِرُكُمْ فِي طَبَقِ اللَّهِ مَعَهُ
 السَّامِعُ عَدِيدٌ ۚ وَكَذَلِكَ نُبَيِّنُ لَكُمْ آيَاتِنَا وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

تكملة

احد اثنيان ثلثة اربعة خمسة ستة سبعة
 ثمانية تسعة عشرة فذكرين احد اثنيان
 ثلث اربع خمس ست سبع ثمان تسع عشر
 مونت كيلم عشرون ثلثون اربعون خمسون
 ستون سبعون ثمانون تسعون مائة ثلث مائة
 ف ذكرين مئتين مئتين وعشرون مئتين وأربعون مئتين وستون مئتين وسبعون مئتين ومائة

المركبات

احد عشر اثنا عشر ثلثة عشر اربعة عشر خمسة عشر
 ستة عشر سبعة عشر ثمانية عشر تسعة عشر
 عشرون جلا ذكرين احد عشر اثنا عشر ثلث عشر

بیک نامہ دہیئہ کس سے تین کتاب میوہ محبوبہ بہار

مذہبہ بہار ہے شانینا زواج حاکما سبع سموات ضابطا

فستہ ایام سبع وتسعون نخبہ ایام السنۃ ثلثا ثلثو

یوما والشہر منہ تام ومنہ ناقص وعد الشہر عبداللہ

اشاعر شہرا عسکر الحسین فی کربلا ارجو ربلا

وثالث اور اکابر و ہذا درس الخامس عشر من جملہ

دروس مفتاح البیان فی علم اللسان وهو آخر

دروس منہ آسمان بن بتلی بھرا دل نہیں میرے پاس

بھرا ہے (دقیق) زید کا نامہ دس گز ہے عزتی محبت تین باتیں

وز کا ہوتا ہے۔ ہمارے مدرسہ میں جس میں ایک سو پالیس طالب علم

ہیں اس کا اسمک حج اسمعی یعقوب کا اسم ابیاء

اسم عابد حسین اس ایڈارک حج فی دار السرمہا

اس فی ای طرف منہ حج فی محلۃ الانصار اس

این بینک منها حج قویا من الشجر الکبر اس مائیک

اضف ثلث ربيع خمس سدس سبع ثمن
تسع عشر

المضعف المكرر

أخذه فوجد ثنائي مثني ثلث مثالث ربيع مربع
نشار معشر تك -

المشكّل

وحداني مثني مثلي مربع خمس سدس

المنسورات

أخذه ثنائي ثلاثي رباعي خماسي سدس سباعي

الحمد لله على تمام المقصد الأول ثلثه مقاصد من كتاب
مفتاح البياض عليه السلام وقد صدق في من يسود ذوق

شهور المائة الثالثة بعد الألف من الهجرة النبوية المحمدية

عليه وعلى الأكرام الصلوة والسلام

ويتلوه المقصد الثاني

اربع عشر خمس عشر ستة عشر سبع عشر
ثاني عشر تسع عشر امرأة مونث كيلے بعدہ احد

وعشرون تاسعة وعشرون مذكر كيلے اور احد وعشرون
تاسع وتسعون مونث كيلے تباينث خبر اول مكرمين اور بتدكير خبر اول
مونث بين سواي لفظ احد اثنان کے وہ مذكر کے لئے مذكر اور مونث كيلے

مونث آتے ہیں اور الحادی الثاني الثالث الرابع الخامس
السادس السابع الثامن التاسع العاشر مذكرين
الحادية الثانية الثالثة والرابعة الخامسة السادسة
السابعة الثامنة التاسعة العاشرة مونث بين العشر

الثلاثون أربعون الخمسون الستون السبعون
الثمانون التسعون المائة المائتان الثلاثمائة الأربعمائة

الخمسمائة الستمائة السبعمائة الثمانمائة التسعمائة مئتين
الف الف لكوك مذكرين اور مونث بين مئتين

الكسور التسعة
صورتی نام

کسی کمی باب میں پیش لاثی مجرد اختلاف حرکت عین نامی مضارع کے اعتبار
 اٹھ باب ہو گئے دو اختلافی اور چہ اتفاقی ان چہ میں قاضی فاکہ کافی ترین باب
 جہن حرکت ماضی مضارع کے مخالف اصول کہلاتے ہیں اور قاضی فاضل
 کاکہ تین دو سرفروع اور یہ امر کہ کس ماضی کا مضارع کس حرکت سے آتا ہے سماعی
 ہے صفت سے متعلق ہے اور رباعی مجرد کا فقط ایک باب ہے اور مزید
 ثلثی اور مزید رباعی کی باب باعتبار موقع اور تعدد و خروج و مزید او بیہرہ وصل کے
 وجود اور عدم معین طبع پر قیاسی ہیں مگر یہ امر کہ کون سا مادہ ثلثی کس باب میں
 مزید رباعی کے آیا ہے اور کیا معنی دیتا ہے پھر ہی سماعی رہا علم لغت بغیر کام نہیں
 چلتا گو صرفیوں نے بڑی سخت سے ضمایض کو ضبط کیا مگر تاہم یہ حجاب نام
 رہا اور تعلیل اور تغیر کی اس جملہ افعال عرب بلکہ اسم بھی سات قسم پر مشتمل ہے
 ہیں صحیح مضاعف متہور مثال اجوف ناقص لغت توضیح ان
 مطالب کی اور علت تغیر جو تعلیل کہتی ہیں کتب مبطل عام صرف سے متعلق
 بقدر ضرورت یہ صرف میرزا انصاری نام میں گرا سکا جو اب بیان فقط اور
 ہنگامہ ابواب چل گانہ کہ بطور ضمیمہ ہم ہر اک جدول میں نئے طرز کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله أولاً وآخراً والصلاة والسلام على النبي والحمد لله
 أما بعد واضح ہو کہ یہ دو سوراہے سالہ ترجمان اللسان اللقب بمقتل اللسان
 فی حرفۃ اللسان کے بیان میں اور ایک کتاب ہے اور ایک کتاب ہے اور ایک کتاب ہے

ہے اور ہر جدول میں چند درس ہیں۔

مختص

واضح ہو کہ یہ نفل معنی کی رو سے دو قسم ہے اور متعدی اور غیر متعدی کی
 چار تصانیف پائی گئی ہیں۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ تنہی۔ اور مضارع میں جل
 اور متقبال دونوں شریک ہیں اور یہ چاروں وضع پر ہیں۔ معلوم اور مجهول
 اور یہ بھی دو قسم ہیں مثبت۔ اور منفی اور تعدد و خبر و اصلی کی ماہی فعل کی تہ
 ہیں ثلاثی۔ رباعی و پانچ و دو تہ و حرف اصلی اور زائد کی ماہی و صنف میں مجز
 مزید فیہ۔ اور ہر ایک صنف میں وزن یعنی اختلاف جہد کات و سکات کے لحاظ سے

درس اول

هُوَ قَعَدَ هُمَا قَعَدَا هُمْ قَعَدُوا هِيَ قَعَدَتْ
هُمَا قَعَدَتَا هُنَّ قَعَدْنَ أَنَا قَعَدْتُ نَحْنُ قَعَدْنَا

یہمہ طریقہ در صورت اضما یعنی تقدم کر فاعل کے ہے اور جب فاعل

منظہر ہو یعنی فعل سے متحرک ہو تو عزائی بن فعل ہمیشہ واحد ہو گا کیونکہ

قَعَدَ زَيْدٌ قَعَدَ زَيْدَانِ قَعَدَ زَيْدُونَ قَعَدْتُ

هِيَ أَنَا قَعَدْتُ هِنْدَانِ قَعَدْتُ هِنْدَانُ

ف عزائی بن فعل و فاعل میں تذکرہ تانیث کی رعایت لازم ہے

مگر در صورت فصل اور جمع مکسر اور مؤنث سماعی میں مطاق تانیث کی

تانیث دونوں جائز ہیں کیونکہ ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وَضَرَبَ

الْيَوْمَ هِنْدٌ قَالَ لِرَجَالٍ (بولامز و گاروہ) قَالَتِ الرَّجُلَا

(بولی مرد و فمکی جماعت) أَوْ طَلَعَ الشَّمْسُ (نخلہ سورج) طَلِعَتْ

الشَّمْسُ (کسی سورج) مگر فاعل مقدم ہو تو مطاق لازم، الرَّجُلَا قَالُوا

طَلَعَتْ (خاص جمع مکسر) الرَّجَالِ قَالَتْ فَمَنْ لَيْكُنْ بِفَرْقِ - سورج کسی

ساتھ کر نیکے اندیشہ کہ کافی و وفائی ہو اور ابواب ثلاثی کو بھی علامت
مزموزہ سے معیہ گیر فرماید لکے جاجا نشان یا جاجا و یگا واللہ و التوفیق ہو

پہلی جدول

ماضی مثبت معلوم

مستعدی			لازم		
واحد			جمع		
سَمِعَ	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا
سَمِعْتَ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ
سَمِعَ	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا
سَمِعْتَ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ
سَمِعَ	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا
سَمِعْتَ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ
سَمِعَ	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا	سَمِعُوا
سَمِعْتَ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُمْ

ف واحد غائب میں ضمیر اس وجہ سے نہیں لکھی کہ لازمی نہیں
ف و حد ان مستکلم میں مذکور و نوشت اور مع ضمیر تین تینہ جیسے کہ
ف لازم و مستعدی کی شناخت کا قاعدہ یہ کہ جبکہ ترجمہ میں
فاعل کے بعد (میں سے) نکلا وہ مستعدی ہے۔ سہولت نامہ رکھو

ف غزلی میں فعل متعدی ہی صیغہ اور صنف میں فاعل کے تابع
 ہوتا ہے اور ہندی میں اکثر فعل متعدی صیغہ اور صنف میں اپنے
 مفعول کے تابع رہتا ہے دیکھو سَمِعَ قَوْلَهُ (واحد ذکر (سنا) هُوَ سَمِعَ
 اقوالہ (سنی) هُوَ سَمِعَ حکایت کی (سنی) سَمِعَ حکایاتہ (سنی)
 فاعل کی رعایت کے باوجود اختلاف طلت مفعول کے فعل واحد ہے
 اور عکس اس کو بھی قولہ (سنا) سَمِعَ قَوْلَهُ (سنا) هُمْ سَمِعُوا
 قولہ (سنا) هِيَ سَمِعَتْ قولہ (سنا) هَا سَمِعَتْ قَوْلَهُ (سنا)
 هُمْ سَمِعُوا قَوْلَهُ (سنا) باوجود اتحاد مفعول کے اختلاف فاعل سے
 فعل بدلتا رہا پس مترجم کو ہوشیاری چاہئے ف فاعل کو رفع مفعول کو
 نصب دے اور ذواللام اور مضارع غیر منصرف کو چھوڑ کر ہر اسم پر تنوین لگاؤ
 اور مبنی کو اپنی حالت پر رہنے دو هُوَ كَوْنٌ صَرِيحًا هُوَ كَوْنٌ
 فاعل مفعول

فقرات ہندی

وہ اوتھا اور میں بیٹا بیٹے دودھ پیا۔ ہنہ سو گئی۔ وہ چلے گئے
 وہ سب گھر میں گئیں۔ کیسے دروازہ کھڑا یا۔ کون آیا۔ زید نے

صفحہ ۱۲۱ خانہ مستحکم میں نہیں نکلتا اَنَّا قَعَلْکُمْ قَعَلْکُمْ
 اَنَّا قَعَلْکُمْ قَعَلْکُمْ اَنَّا ہر حالت میں کیساں ہیں و
 مونث کو کہیں نہیں ہیں ازل سے حق جو کسی رو کا نام ہو جیسے ہندو نامہ
 دوم لفظی جہاز عالمیت انیت کو ہونیسے مونث کھلائی جیسے قوۃ رحمۃ
 سوم سماعی جو سماع متعلق ہو پس مونث حقیقی میں عربی ہندو واقع ہیں اور
 مونث سماعی اور لفظی میں کہیں یافتے جیسے عین اکہہ اور قوۃ طاقت
 او کہیں مخالفت جیسے عقرب کچھ اور خبر وٹی پس عربی عبارت میں عربی
 تذکیر و انیت پر مدار ہوگا اور ہندی میں ہندی کا اعتبار ہوگا اور روٹی پتی
 کا ترجمہ طبع الخبز اور طلحہ الشمس کا ترجمہ سورج نکلا کر نیگے اور مونث
 کی شناخت صرف سے متعلق مگر بیان اتنا سمجھو کہ گول سے (کاتلہ) اور
 الف مقصورہ (ی) الف محدودہ (اء) علامت مونث میں باقی لفظ
 مذکور میں سو مونث حقیقی اور ثنائیات سماعی کے جو شماری لفظ میں دیکھو
 قصیدہ مونث سماعی۔

درس ششم

قعدت آدمہ مفعول فیہ زمانی بزمی ہو فی دارہامذ
 شہر قائم علی رجبیہ مرتعدا وذهب مغاضباً غدا
 نعم رایت ہذاک دخلت المسجد صباحاً قرأت الکتاب
 من اولہ الاخرہ صمت شہرا وقت دہرا جلت
 ہنا حق من اللصوص قرعنا الباب لیلۃ جاء البرد
 والطیانۃ جئت ونزیلاً ذہبت یزید طابت ہند
 نفساً وطاب زید فیما ف عربی کے ترجمہ میں مفعول طوق کا
 ترجمہ اکثر متنی کے حاصل صد کے کرو اور مفعول بین اخب کا ترجمہ
 اکو پر اور مفعول فیہ زمانی میں (کو) میں تم پر اور مفعول مکانی میں
 (کو) میں تاک طرف اور مفعول لہ میں (کو) واسطے لئی مارے اور مفعول
 میں (اور) میں ساتھ تمیز میں (میں) یا از وی ہو گا اور مفعول فیصل
 عربی کی عربی کی نحو سے متعلق ہے اور مختصر یہ ہے کہ فعل کام کا بیان اور
 کرنی والا ہو نہیو الافاعل جیسے خوب زید غمرا و مات عمرو میں نہی و ممر
 جسکے اوپر کام ہو وہ مفعول ہے جیسے خوب زید عمل کیا

جیسے ہمیشہ کون کو اکبر گیا مگر مفعول فیہ فکالی میں وہیں جیسے ہر کوئی
 کو شاذ ہے اس طرح کتنی کو لیا بمعنی باد مقابلہ ہے اور زمانی غیر محدود
 اکثر علامات مفعول محذوف ہی ہوتی ہے جیسے صبح آیا تھا ہے جیسے
 اس لئے گیا یہ لفظ عموماً لام کے معنی دیتا ہے اور تے ترجمہ بن ابتدائی کما
 جیسے گھر سے باز آ کر گیا اور کبھی لام تعلیلیہ کی جگہ آتا ہے جیسے
 رڑ سے گیا اور کبھی معنی پانچن جیسے کان میں نکلا دخت سے گرا اور کبھی
 باد استعاضا کے معنی دیتا ہے جیسے فلم سے لکھا چاقو سے کاٹا اور کبھی
 مع جیسے نئے سامان سے آیا محرم اور کبھی صلہ مصدر رکھنے کا جیسے سب
 کو اس سے بچا اور کبھی بیانہ جیسے زید قوم سے اچھا ہے اس کا عزلی میں
 تفسیر کہتے ہیں اور میں بمعنی فی علامت فیہ محدود ہے جیسے مسجد میں گیا
 نہ گھر میں ہے اور کبھی بیانہ ہوتا ہے جیسے میں کس بات میں کم ہوں
 روپیہ میں پیسے میں اور کبھی بجای علی جیسے درخت میں لٹکایا اور کبھی
 الصاق جیسے درخت میں بانڈا اور کبھی بمعنی باد مقابلہ جیسے کتنی
 میں لیا اور تک بمعنی الی علامت مفعول ہے جیسے گھر تک گیا اور کبھی

اور اکلے الخبزین ضرورت یا جس جگہ میں کام کیا وہ مفعول فیہ ہی جیسے
 ضرب زید عمرا یوم الجمعة عندنا میں یوم اور عندنا میں اور جس کے یا مگر
 سب کام ہو وہ مفعول لہ ہے جیسے ضربتہ تادیباً بیننا دیکھ اور مائے
 جو عامن جمع ہے اور جس کے ساتھ کام کیا وہ مفعول معہ ہے جیسے ضربتہ
 وزیداً وجاء البرد والحجبات میں زید اور حجبات اور مصدر ہو کہ مفعول
 مطلق کہتے ہیں جیسے ضربتہ ضرباً یا میں ضرب ہے مگر یہاں جو مفعول جب ہی تک
 مفعول کہلاتے ہیں جب تک بلا وسیلہ حرف کے جزو کلام ہوں ورنہ جابر کہلاتے

ہیں۔ فقرات ہندیہ

زید کرسی پر بیٹھا۔ میں کچھری پر سویا۔ اوسکو اوسنے مارا۔ میں نے اچھی طرح
 سے پڑھا۔ آج تو نے کیا کھایا۔ میں نے اپنا کرتا آپ دھویا۔ زینب نے اپنی
 کبھی ہے۔ گری آئی اور نیکی۔ وہ اپنی ماں کے ڈر سے چپکا چلا گیا۔ نید نے
 خالد کو گالیان دینے ہندی میں نے علامت فاعل اور کو علامت
 اضافت ہے اور کو علامت مفعول بہ ہی جیسے زید نے خالد کو مارا اور
 کو علامت مفعول لہ ہوتی ہے جیسے سدا نیکو مارا اور کسی علامت مفعول بہ

کیلئے قاعدہ ملحوظ رکھو کہ اگر الّا ہو اور کلام تام مثبت ہو کو مستثنیٰ کو
نصب و جیسے جاء فی القوم کلّهم الاریداء وراثت
القوم الا کما را اور کلام منفی میں رفع نصب بین مختار ہو۔ ما
جاء فی احلّ الارید و زیداً اور مثل من یزید الا زید و ما
رایت الاریداً و ما مررت الا بزید میں الّا کا کچھ لحاظ نہیں
اور عدا او خلا او جانشین جرد و خواہ نصب یا خبر ہو اور سواء اور غیر میں
جرد و قراتہ کلّہ غیر لفظ حصہ اول نہ کیو۔

و من جئت انا و زید صحیح ہے جئت و زید غلط ہے ضمیر
میں ایا میں اور زید ایا میں اور زید
متصل پر عطف کرنا روا نہیں الا در صورت فصل بیون یا کسب بھی در
ہے شربت الیوم و ہند شربتہ اچھے من الحسل او طار
مجرور میں اعادہ جار لازم ہی مطلقاً صلت بن و زید مگر
اللہ علیہ والہ بحکم حدیث مستثنیٰ ہو گیا۔

ف و الحال ہمیشہ مقدم ہوتا ہے اور حال مؤخر اور نہ کرہ الا جب کہ
ف و الحال نہ ہو تو حال مقدم کر سچائی نہیں کیا علی حار

بمعنی با الصاق جیسے مجہ تک آیا اور کہی جائے حرف حتی جیسے شرک کیا
 یعنی سر بھی کہا گیا اور پر بمعنی علامت مفعول علیہ ہے پس فاعیل ہندی کا
 ترجمہ اگر حرف جبری کرو تو جرد و وزنہ نصب دو مگر مفعول بہ غالباً اور
 مفعول فیہ زانی کو مطلقاً قرئت الیوم قرئت دھرا محمد وہو
 یا غیر محدود و مکانی غیر محدود کو جلست خلفہ بحدف جرت لانا چاہئے
 اور مکانی محدود و جرت جرتا ہے الا دخلت الدار شاذ ہے
 علی نہا مفعول مطلق یعنی حاصل مصدر کا ترجمہ مفعول مطلق سے
 ہوگا اور مفعول معہ کو اگر واو کے ساتھ کہو تو نصب و جئت زید
 اور حرف جر کیساتھ ہو جئت مع زید و بزید تو جر ہوگا اور عطف
 ہو تو رفع ہوگا جئت وزید اور مفعول لا یعنی علت فعل کو اختیار
 لام سے ترجمہ کرو ضویت للتادیب لکھو یا منصوب لاؤ ضویت
 تادیب لکھو اور حال کو بھی نصب و ضویت قائماً لکھو اور ضمیر
 فاعل ہو حرف سے ترجمہ کرو خواہ منصوب کرد و ف مستثنیٰ کے ترجمہ
 میں اختیار ہے الا یہ کہ وہ یا غیر وسوا و حاشا وغیرہ سے لیکن اعراب

لفظ	جِئْ	جِئَا	جِئُوا	جِئَتْ	جِئَا	جِئَا
معنی	لا یا گیا	وہ لاؤ گے	وہ سب لاؤ گے	لائی گئی	وہ لائیں گی	وہ لائیں گی
لفظ	جِئَتْ	جِئْتُمَا	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ
معنی	لائی گئی	تم دو لائے گے	تم لاؤ گے	تم لائی گئی	تم لائیں گے	تم لائیں گے
لفظ	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ	جِئْتُمْ
معنی	تم لائی گئی	تم لائیں گے	تم لائی گئی	تم لائیں گے	تم لائی گئی	تم لائیں گے

الفقرات

جئ زید قهراً هكذا سمع قولها هذه الحكاية
سمعت من زید جئست هناك جلسة خفيفة ثم
دخلت دارها لا علم لنا إلا ما علمتنا لم نمنع
الدخول عليهما - صبغ قبضه كله لكن بقي طيبه
ف جئنا فاعلنا ثم مقام فاعل هو باجرس لظرفا عل کے مطابق
ا کے فعل سے ہوگی جمیع احکام میں قدت قبضہ من دبر
ما خفنا من اللصوص مشینا مسرعین ف اثر مجمل
کاتر جبہ بندی فیعل معروض لازم ہو اور فعل معروض لازم کا فعل مجمل متبدل
صائب یہ يقال له زید لاؤ کو زید کہتے ہیں وہ شہر کو کالایا

وَجَاءَهُ رَاكِبًا رَجُلٌ سَنَدِيٌّ أَمَّ هَنْدًا لَقِيتَ زَيْدًا
 رَاكِبِينَ لَقِينَا هُمْ رَاكِبِينَ عَلَى الْجَمَالِ حَالِ تَابِعِ ذُو الْحَالِ هُوَ
 صَنِيعٌ فِي خَلْتِ أَرَى بَاكِئَةً دَخَلَتْ فِي خُكَاكِ زَايِلُ حَالِ
 نَ عَلَيْهِتُ جَالِ كَسْبِي بِمَا يَحْيِي هُوَ تَابِعِ رَجَاؤُ بَرَّاسِهِ مَسْرُورِينَ
 جَاؤَا وَعَلَيْهِمْ عَامَّةٌ جَاءَ زَيْدٌ هُوَ رَاكِبٌ لَقِيتَ هُوَ
 يَسْرَعُ فَاغْلُظْ فَاغْلُظْ مَقْصُورِينَ تَوْفَاعِلُ كُوْمَقْدُمِ لَأَوْضُوبِ مُوسَى
 الْأَجْبَكِيَّةُ وَلَوْ أَسْمُ مَقْصُورِينَ تَوْفَاعِلُ كُوْمَقْدُمِ لَأَوْضُوبِ مُوسَى
 عَيْسَى شَتَمْتُ سَعْدُ سَلَمَى أَرَى مِثْلَ أَكْلِ الْكَثَرِ
 يَحْيِي بُوْبِ قَرْنِيَّةِ رَوَا فِ هِنْدِي كَيْطَرِ حَرْبِي مِثْلِ بِي أَيْكِي مِثْلِي
 تَكْ مَقْعُولِ بِسْ كُنْ مِثْلِي عَلِمْتُ زَيْدًا عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا
 اَعْلَمْتُ يَدَا عَمْرًا فَاضِلًا اَعْطَانِي زَيْدٌ رَهْمًا
 وَفِ بِسَابِ كَنْزِ خَافِضِ كَافِعِهِ جَارِي هُوَ تَابِعِ مَقْتِدِ زَيْدًا
 وَهَذَا الصَّرَاطُ الْمُسْتَقْلَمُ إِنِّي إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ
 دُوسَرِي جَدُولِ مَضَى مَطْلَقِ مَجْهُولِ

اللہ قول التجادل فی زوجہا ف اور مضاع پر
ق کہی کے معنی دیتا ہے۔ الکذب قد یصدق

درس ۲

ف ماضی بعید وہ ہے کہ جسمین فعل کو ہونا زمانہ گزشتہ بعید میں پایا
جائے اور علامات اس کی ہندی ہیں۔ تنہا تھی تھے تھیں جا بظاہر میں
ماضی کے گرد ان کے وہی صیغہ لانے میں جو ماضی کا ہو حاصل ہو سکتے
ہیں کان جلس زید عندنا کا نواقر ہو ا میں ہر کانت قعد
لدی عمر کنت حیث یوماف کان میں اور فعل ماضی میں
وصل شرط نہیں بفضل مشبہ آتا ہے اور بہت زیادہ تہو ما ہے کان
زید جلس عندنا اور افعال عطوفہ پر بار بار لانا درکار نہیں گا
ہند وعدت عندنا وغزلت معنا و نامت فینا
ف اکثر و بیشتر تعریف ماضی بلا تفریق و تصریح یہ بعید وغیرہ کی موقع
پر آتی ہے اور قرینہ سے پہچانی جاتی ہے نمت لبار حنظل الضبا
میں بات کو صبح تک سو گیا اور کان زید قائما کنت ہنالکما

وہ دونوں گھر سے بلائے گئے۔ وہی سب کی چوڑی میں بکڑے گئے۔
 ہندہ نے اپنا سریری کے تھون میں ڈھویا۔ جمہرات کا دن نزدیک ہے
 تو نے جو کہا ہے کل سنا۔ تم کیونکر لائے گئے۔ جب دروازہ بند ہو گیا
 تب تم آئے۔ اب تو سب سو گئے میں اکیلا جاگتا ہوں۔

درس ۲

ماضی مطلق وہ ہے کہ جس سے قریب و بعید وغیرہ کچھ معلوم نہ ہو
 ف ماضی قریب جس سے کام کا ہونا زمانہ گزشتہ قریب میں معلوم
 ہووے اور علامات اسکی یہی ہوں ہیں چار لفظ ہیں ف
 قد کے لانیسے بنتی ہے قد دخل زید (ایہ خبر یہ) قد ضرب
 بکر عمر (یہ خبر یہ) قد منع من الماء (روکا گیا ہے) قد جئ
 بلا حرمہ (ایہ خبر یہ) قد جاء الكتاب من عند الخلیفہ
 قد قام زید من مجلسہ۔ قد اقرب الاجل (نزدیک لگی ہوئی)
 قد خلت من قبل الرسل (گزرے ہیں چند رسول ہو سکتے ہیں)
 ف کبھی تحقیق کے دیتا ہو جسکی ہندی لیا دیا چکا ہوتی ہے قد

لَيْتَ هَذَا حَاضِرَةً لِيَتَّعِجُوهَا مَقْبُولَةً عَنْهُمْ
 لعل شوہر ماضی تمنائی نین میں جملہ سببہ میں ماراضی تمنائی کا مرقم
 انہیں کہی مضارع بجای اسم فاعل واسم مفعول آئے لیت الشباب لعود
 لیت قبرہ زیار کاش میں اپنی مراد کو پہنچنا۔ کاش میں علم پڑتی کہ
 دنیا کی حلاوت خبر دار ہولی جو ہے گا ہنسایا جا بیگا یہ صحیح کہیلا تباہی
 اسکو منع کیا تباہ میں تان سوتا تباہی و تان گہرا تھا دروازہ کھلا تھا
 وہ سب سیر پا میں بیٹھی تھیں۔ توج کہان تھا وہ بھی آئی بندہ یہی سولی

رات بھر جاگی ہے۔ درس

ماضی ختمی وہ جس سے زمانہ گزشتہ میں فعل کے ہونیکا امان ہو وہ ہنقی
 اسکی علامت ہو گا۔ ہو گے۔ ہوگی۔ ہونگی۔ یا فقط بین عربی میں لعما کو
 ماضی مطلق پر لانیے حاصل کرتے ہیں۔ لعما زارنی مرتہ شاید
 وہ مجھے ملا ہو کسی۔ شاید اُسے جھکو دیکھا ہو۔ ہو گا۔ لعما دخلت
 دارہ یومًا۔ شاید میں گیا ہو گا اور گھر کسی زلعما کہ حتمی قتل
 اہمیں تھنر سنا ہو گا کہ وہ کل مار گیا۔ مگر اکثر لعل کو منع شمار مقصود

کان الباب مغلقاً کُنْ عِنْدِي قَائِماً کانت جالسه
 فی دہلیز دارھا کنت نائمہ لما دخلت الدار کانت
 القدرہ مفتوحہ وکان الکلب علی راسھا کان ابی
 نائماً وکانت امی قاعداً وبنوہ فقرات ماضی بعید بنین بن حبیبہ

درس ۳

ماضی تنہا ہی جس سے کام کر نیکی آرزو زمانہ گزشتہ میں حکم اور عدا اسکی
 آئے تی میں چار لفظ میں ایک تولیتما سے بنا تو میں لیتما دخل
 داری کا مشورہ داخل تو امیر کے گھر میں لیتما طبع قبل الضحیٰ
 کاش پکایا جاوہ دن چڑھے سے بچھے لیتما دخلت دارہ لیتما
 سمیعت قرأتہ دوسرے لیتما مع ضمائر مطابقت سے حاصل ہوئی
 ہے یہی اکثر و بنسیر ہے لیتما حضر لیتما حضر الیتما
 حضر والیتما حضر ناک اس طرح مجبور لیتما کا یہ مضرب ہوتا
 یا لیتنی کنت معکم لیتنی دخلت علیہ صباحاً
 لیتما عدت علی کلک السوق اور لیت زیدانا نائماً

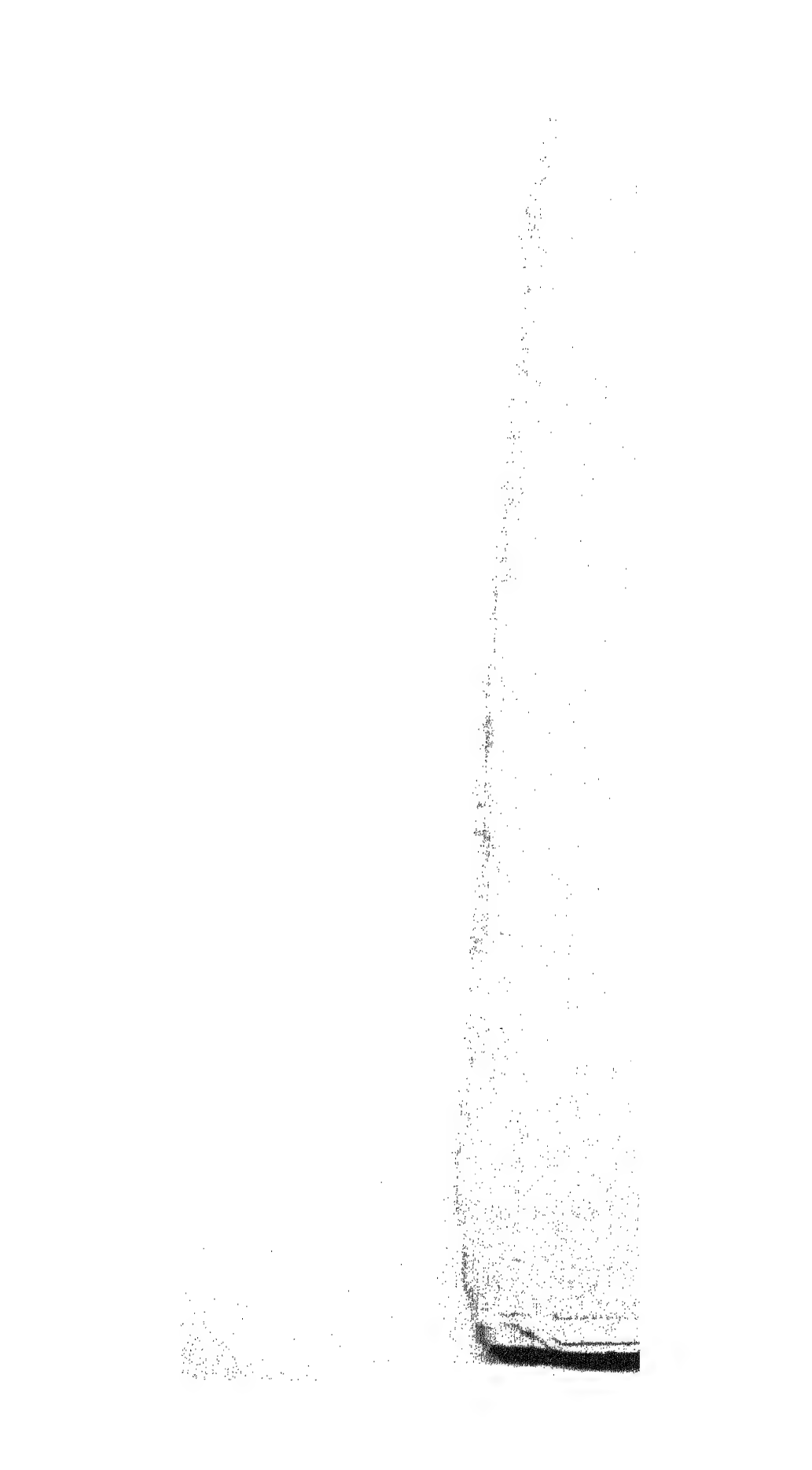
لقائکم لو جئتم لکان احسن اگر تو میری نصیحت منستاتو کیوں
 ہمار پڑتی۔ جو تو آتا تو وہ کہنا کہاتی۔ او حاتم کو سنا ہی زید کو کسی مارا تھا
 لہٰذا مار ہوگا۔ زید نے کل محبو کا لیان بن لیکن پھر عذر کیا۔ ضرور ملی دو
 ای۔ اباجان کا قول ہے گالی دینا پاجیو کا کام ہے اور حدیث میں آیا ہے
 سلمہ لیس بفتح اش (گلیاں) و ماضی نام اور استمراری مضارع
 زید بن مرثد ہوگا اور مازال زید ناما لا ذل زید مشدود کا
 اسمیہ پر داخل ہیں۔ و کھینٹا تھا ماضی تام ہے اور کھینٹتا رہا
 فی استمراری اور کھینٹتا رہا ہوگا ماضی احتمالی استمراری اور کھینٹتا رہا تھا تام
 تیسرے جدول کا ماضی منقح معروض

لازم			متعدی		
اجاء	اجاءا	اجاءوا	ما فعل	ما فعلوا	ما فعلوا
ین کیا	بن آوہ	بن آوہ	بن کیا	بن کیا	بن کیا
جاء	جاءا	جاءوا	ما فعلت	ما فعلت	ما فعلت
جئت	جئت	جئتم	ما فعلت	ما فعلت	ما فعلت
جئت	جئت	جئتم	ما فعلت	ما فعلت	ما فعلت

کے فعل ماضی پر پڑا کر کام میں آئے ہیں یعنی لعلہ لعلہا لعلہم لعلنی
 لعلناک لعلہ حضرت کہ لعلک وایتہ ^(دیکھاؤ گے) لعلک
 وایتہ امیر ^(دیکھاؤ گے) لعلہم ضربوہ ^(ہٹاؤ گے) ضرباً
 شدیداً لعلہ قرء القرآن علی قبر اخیه ختمہ واحمل لعلک
 جئت ناصحاً لعلک ^{کرتی} فقدت عندک امیر الامیر لعل
 الفساق حضرت وافی مجلسہ لعلہما دخلت اری وغفلہ
 منی قت کر امالہ جنک اذ طلع الشمس ^(صبح) شایہ وہ آیا گیا
 اُسے میرا حال سبنا ہوگا تو کل اسکو بیان دیکھا ہوگا۔ ضرور تو وہ مان گئی

ہوگی۔ **درس** ^(امیر اللہ وکل)

ماضی شرطیہ کو سبب بنتی ہو کہ دخل اری الضربہ ^(جو وہ داخل ہوتا نظر آئے)
 ما ارجو حیثی کہرتک ^(اگر تو امیر نہیں تو میں بھی مارتا) لورفع قلبی ^{شمتہ}
 نعم لو ضربت ضربت اگر تو مارتا تو میں مارتا) لو اکلت اکلت لو ذہبت
 انا ذہبت معی لو طلبت طجاءت قطرک ^(میں) فی مجلسک
 ما قت مجلس الامیر نادیناہ ان یا ابراہیم ^{مشتاق}



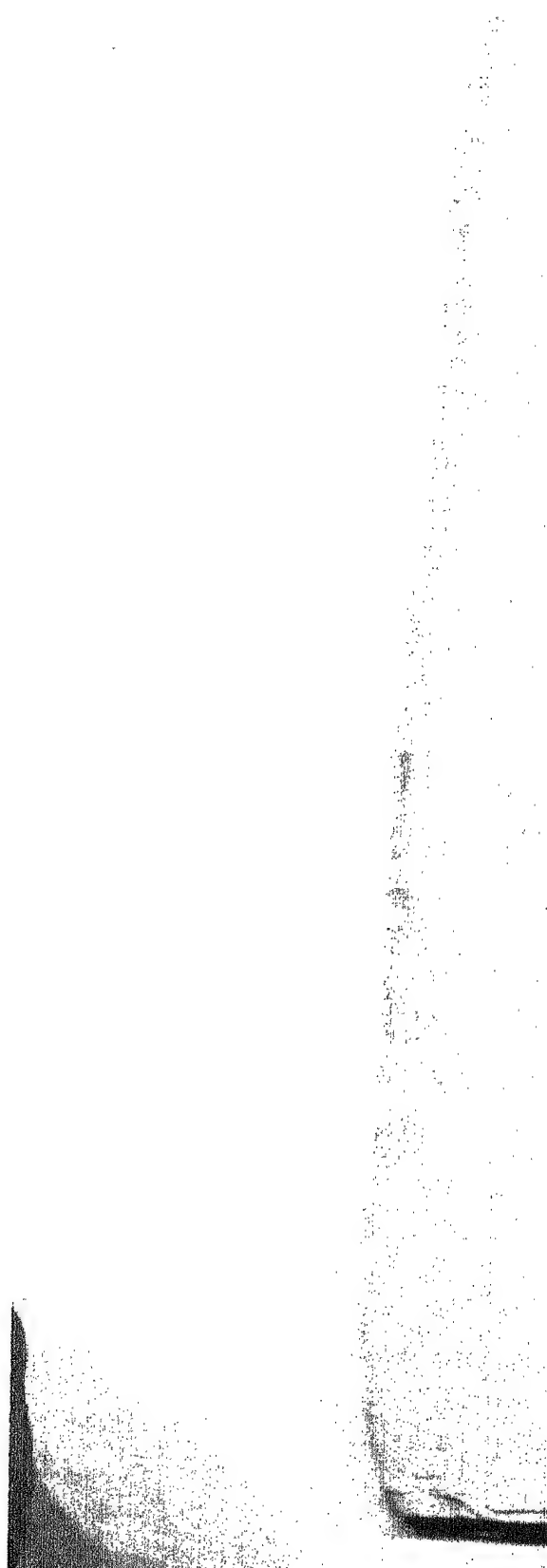
تاریخ



ماَجُتْ	•	ماَجُتْا سَكَم	•	ماَفَلَتْ	•	ماَفَلْنَا
---------	---	----------------	---	-----------	---	------------

ف ما ولا حرف نفی میں لیکن ماضی پر اکثر ما آتا ہے اولفظ ما ولا صیغہ میں
کچھ تغیر نہیں ہوتا فقط معنی میں انکار نکلتا ہے نحس یا یہ بڑھ جاتا مٹو ہوا
مجهول لازم ہوا متعدی ثلاثی ہوا یا رباعی۔

ماَجُتْ ہنا من قبل (پہلے) ماشریت مسکرا قط (کسی)
ما سمع زید شکایتہ من بعد (پھر) ما حکلی حاکم بنی گئی۔
مثلاً (ایسی) ما فعدت عندک ساعة ما ذهبنا فی دارہا
و اما ضربہ زید فی السوا الکبیر (صد بار میں) ما جلست ہنا
قط سو لیغہ (گہری گشت) ما جاء عنده من التجار غیر ما دخلت
فی دارہ ملشہ اتم جلست ہنا سو لیغہ بلح قیقہ فلکیہ
حقیر (نصف) تو سراج قرآن نہیں پڑھا او سنے کل سی کچھ نہیں کیا یا میں بھان
پہلے کہی آئی نہیں رہتے فقط ایک چپا کی کہانی ہے میرا یہ قتل کسی کو لا
لو گو میرا منہ تن کون بیگیا اسی لمان کل لوی کیا کیا تھا کیا یہ قصہ کسی نہیں
بہن زبیدہ کا کرتہ بہت گیا اوسکا امان لے کر نکال دیا زینت ہوا اٹھا دہلی



ف لازم و متعدی کو ترجمہ میں فرق نہیں ہے لہذا ایک گوان پر کتنا فائی گئی۔

یذہب	یذہبا	یذہبون	غائب	یذہب	یذہبان	یذہبن
جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے
یذہب	یذہبان	یذہبون	حاضر	یذہب	یذہبان	یذہبن
تو جائے جاوے	تو جائے جاوے	تو جائے جاوے	تو جائے جاوے	تو جائے جاوے	تو جائے جاوے	تو جائے جاوے
اذہب	اذہبا	اذہبون	متکلم	یذہب	یذہبان	یذہبن
جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے	جائے جاوے

فقرات

اليوم يذہب زید الى الدہلی و غدا يرجع ابن تہبہین

انت یا ہند بنت عامر۔ انا ذاہب الى بیت اللہ۔ یا

انت متى جئت من المکة للشرف زاد الله شرفک

و یاضی محل دعا و شرطین مضاع ہو جاتی و ہن یذہبن

الى الدس نحن ذہب الى المدستہ المنصبہ حرمک

الله علی البلیۃ یا اخی انت ذہب الى کربلا ام الى الکعبۃ

الَّذِينَ حَذَّرَ اللَّهُ فَأَطَاعَ الرَّحْمَ مَؤْمِنًا
مَلْجَأُ التَّقَى الْيَوْمَ بِالْمَاءِ هَلْ خَطِئْتُمْ

سَمِعْتُ كَلَامَهَا قَطَّائِي لَبَسْتُ ثِيَابِي مَا قُ

شَيْئًا مَا رَأَيْتُهَا إِلَّا مِنْ رِءَاسِ الْحِجَابِ مَا بَقِيَ مَعِي

دِرَازَةٌ كَيْونَ كَيْلُ كَيْسَرٍ - كَيْسَرٌ هُوَ بَنِي كَيْسَرٍ نَهْنِي لِيَا - مِير

يُنْزِلُ بَعْدَ كَرَامَتِهِ بَحْرًا رُوِي كَيْسَرٌ يَأْتِيهِ - اِبْنُ

نَمَازِكَا وَتَنْزِيلُ كَيْسَرٍ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ

تَبْرَاهِي كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ

لِقَاءُ مَنْ قَرَّارٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ

مَهْرٌ لِقَاءُ مَنْ قَرَّارٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ

اِنْضَرَبْتُ - اِنْضَرَبْتُ وَالفَرَارُ عَلَى الْقَرَارِ تَنْ

صُفَاتُ رِضْوَانِ بِلَا اِنْضَرَبْتُ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ كَيْسَرٌ

بِالنَّحْوِ جَدِيدٍ وَاضْرَافٍ

فَ - مَضْرُوعٌ حَالٌ مَسْتَقْبَلٌ وَنَوْحٌ لَوْ اِلَّا جَاءَ - لَمَّا

زاده الله شرفاً انا قصد اليوم المدينة الطيبة على صاحبها
 الف الف تحية ثم اذهب الى بيت المقدس انشعرت
 زيدا راكبا رايته متعجرا ارا الى الله زيدا متعجرا ^{خوشحال} حيا وبقيصه
 يا بشرى هذا غلام من الدار العالية التي دخلتها يا استخر
 ايش تقول شفقول (اي شئی تقول) اوسنی سبق باو بنين کي ما علم اوسکو مار
 جوتونه آتی ہر تجسبی غما ہوتا۔ مینی کبی سیکو گالی بنی دی۔ کاش میں تو مر گئی ہوتی
 اوستا و تجبو بنین چاہتا۔ کاش میں تمہارے ملک میں بنی جاتی شاید تو ہمارے ساتھ کہلتا
 ماتطبخین اليوم يا ام خالد حكي ام فالوز جافاني صائم
 جائع يا مسلما هؤلاء الكفار يضربونني۔ مے کوی مسلمان
 و اسمین نوں قایہ ہے مثل اننی کرا حیتے هل انت تسمعین
 مر کلامہ ہم کیف یقرآن الدس اللک علمتہم ہی تصبح روا
 و من ہذا التي تخضب علیہا آتیاک یدعون ان اتعبان فمن منکم
 مر یجن منی ما تطلب و ما ترید منی اھا الرسول یجن غسلا ثابنا
 الا و لیسنا ہا ما فاش (محض فاشی) عبا عرکش وہ شہم روئی

✱

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے لئے علم حاصل کرنے کے لئے
 مسکینوں کو غریبوں کو ایسا دے دیتے ہیں کہ ان کے لئے
 جتنا کہ ان کے لئے ہے اسے دے دیتے ہیں۔ آج وہ لوگ ہیں
 جو ابے جو کل خرید گیا تھا۔ یہ بات بی شہ کل سی سی حالتی ہے کہ ہم نے
 بلائے جاؤ تھے۔ اگر یہ صندوق کہو لا جاؤ گے تو کل مر جاؤ گے وہ حق
 قتل کجاتی ہے جو مان جا تا ہے نکالا جاتا ہے مین اکثر مضاعج جھول
 جگہ لازم معروض لا جا تا اور عربی میں کہی لازم مجبول نالیتری میں جسی جی

درس ۲

و فی صیفہ مضاعج حال و استقبال دونوں میں قتل ہو تا مگر (ال) ملا صیفہ
 لیکن نئی امرہ مجبور غم میں آتا ہے اس کا معاملہ الستمع کلامہ
 اور اللہ اور یسوف کی مضاعج مخصوص تقبل سی ہو جا تا ہے سیجی ذکر
 قریب آؤ گے اس کا ذکر سنراہ فقیر الامک قوۃ یومہ قریب بکرو کا تو
 کہ وہ خوراک اپنی لکین کی لاش میں جڑا سق اذہبہ اللہ علیہ
 ان سیکون منکم مرضی کلا سق اعلو سیصلی ارا ذات
 جو کلام دیکھا

وہ آج آویں۔ شاید وہ یہاں سے ہلکے جاوے۔ شاید وہ کہنا کہاتی ہے

کان زید قعد ہذا لعلہ جاءنی ومعاہنہ لعلک

ترمی سہما یعود الیک لیت الشبَاب یعود مَرَّة

پچھٹی جدول مضارع مثبت محمول

مؤنث			مذکر		
واحد	ثنیہ	جمع	واحد	ثنیہ	جمع
یُکْتُبُ	یُکْتُبَانِ	یُکْتُبُونَ	یُکْتُبُ	یُکْتُبَانِ	یُکْتُبُونَ
تُکْتُبُ	تُکْتُبَانِ	تُکْتُبُونَ	تُکْتُبُ	تُکْتُبَانِ	تُکْتُبُونَ
کُتِبَ	کُتِبَا	کُتِبُوا	کُتِبَ	کُتِبَا	کُتِبُوا
تُکْتُبُ	تُکْتُبَانِ	تُکْتُبُونَ	تُکْتُبُ	تُکْتُبَانِ	تُکْتُبُونَ
کُتِبَ	کُتِبَا	کُتِبُوا	کُتِبَ	کُتِبَا	کُتِبُوا

فقرات

الاحذ یزید دیوان کچھ نہ تلمع فرمنا الخف موزہ النعل حوہ

الحجۃ بربری اسمک یکتب فی دیوان القضا قد یعرف زید

باین الزیاء ہما کلاہما یضربان بالخفا والنعال لود خلنا

عندہا الشہا۔ انتم تو خدو ن علی فعالکم جماجم

الستلاطین یتدحرج فی الاسواق والشوارع جمجم

۶۱

گالی دیتا رہا: جدول مضارع منفی معزول

لا یَدْخُلُ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ
وہ نہیں گئے گا	وہ دونو	وہ سب	وہ سب	وہ سب
لا یَدْخُلُ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ
تو	تم دونو	تم سب	تم سب	تم سب
لا یَدْخُلُ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ	لا یَدْخُلَانِ
وہ نہیں گئے گا	وہ دونو	وہ سب	وہ سب	وہ سب

و ترجمہ میں لازم و متعدی کا فرق بخوبی سے ایک گردان پر اکتفا ہوئی ہے۔
 و آواز و حرف نفی ہیں مگر اکثر مضارع پر آتا ہے اور کچھ غیر منین دیتا ہے
 لا یَدْخُلُ داری ابدا زید لا کلُّ خبزك قطعاً لامشے مع الی
 اللہ علی الاختشون بہ جملک للمعالم العیان کا محتاج الی البیان
 لاجل یدل من یدل للخلق المسلم لا یفر الخیر ولا البیند
 الا تقنید البالینا ان الله لا یظلم مثقال ذرۃ لا یغفل
 آیہ ہم کہ یہ ہو کلامی الا تمعین قولی یا خیر العیات

کھب : ف کان مضر پر لاکھی ماضی ناتمام کا کام پتھرین کان
 مجلس علی بہ کانت کثر القرآن صبا کانت تغزلین الصو
 وتنسجین منه قمیصاً اور نفی و سکی ماضی کی طرح ماضی ہوئی ہو ماکان یا میر
 اهلہ بالصلوۃ ماکان یقعد عندنا اور مضر مع منفی ہوئی
 ہوئی ہے کان لا یجلس عندنا ف ماضی استمراری آزال اور لازال اور
 مضر مع حاصل ہوئی برتھا مینہ لزلت تطحنین مرقاً ہمیشہ تو پکا ہی
 شوبہ الا زال نیدل یعب بالیرد : ف قد بھی علا حال الیکد و
 قد یصدق : ف آیا ہوگا ماضی احتمالی ہو۔ اور آتا ہوگا استمراری احتمالی
 یا ناتمام احتمالی اور آتا ہو مضر مع احتمالی ہو خوشحال کہو کانت اشد متعنه
 عن المذہاب فلما علمت ان سلیقوم فلخذنہ ہل
 رائتہ یحفظ الدس ہو کی کتاب قلم الحدید سو و تقوی
 ما فعلت کتنا تقعد فوق المسطح حتی منعنا منہ وہ کیا
 خبر کیا تا تھا او سکود من پر سیاہی لگی تھی بیان کوئی نہ تھا تا محو ہو چکا تھا
 سینہ پنا کر سیاہی نہیں نگا ابھی رنگ نگاتی ہوں وہ چہ چلا جاتا تھا یہ کو

الاضروہ لا یؤخر عمل الیوم الی غدا لئلا یحتبہ الا الحتہ
 لاحرمہ للفاسق ہذا الحکایہ لسمع افواہا و تسمع فیہا
 لا کم فائدہ تیاہی و لازم کجھول متعذر و جاتا ہوا لاجتماعہ نہ لاسکین یا لاسکین
 اسکو لایزہیت نہ لاجا و نگہ اسکو پس احتیاط کہ مجبول کا ترجمہ فعل معرور و
 لایباع کے معنی نہیں کہتا ہے۔ لکھو و لفظ مکان اور اسکے مشتقا
 سے سکنا کے معنی حاصل ہو میں اور قدس بھی لاجیکن المرابہ نظر
 فیہ نہیں ممکن آدی کو کہ جاو امین انسان از میں نہیں کہتا لاجیکنا
 ان بشر نہیں ممکن ہو کہ پیون ہم سکون سکون نہیں سکون نہیں کا
 فقد علی شرب ہم نہیں رت رکتی اور اسکے پیون پیتا و نہیں یا ہم سلو
 پی نہیں کسراخی است غریبا فیتحج ولا مریضا فیتداوی و فیتیک
 یا بن اخی بالانت و امی یلخیر سارسل نعم و اقلت کما تدین
 تداں۔ جدول نفی تاکید

لایعد	لایعد	لایعد	لایعد	لایعد	لایعد
وہ کسی نہ	وہ دونو	وہ سب	وہ کبھی نہ	وہ نہ	وہ سب

وہ لوگوں میں سے تھے جو اپنے مات - وہ مجسود نہیں ہوتا - تم دونوں کو اس کے گہرے
 نہیں جانتے تھے کہ یہ زمانہ کیسے گیا تو ماہ رمضان میں قرآن نہیں سنا - وہ منہ
 کیوں نہیں لگاتی - ہم کو ابھی تو یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں - وہ سچا پرست
 نہ تو یہ کہ ہندہ مجھے کہتی تھی -

جدول مضارع منفی مجہول

لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع
وہ نہیں بیٹا	وہ دونوں	وہ	وہ نہیں کہتی	وہ دونوں
لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع
تو نہیں بیٹا	تم دونوں	تم	تو نہیں کہتی	تم دونوں
لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع	لا یُباع
یہ نہیں کہتی	یہ نہیں کہتی	یہ نہیں کہتی	یہ نہیں کہتی	یہ نہیں کہتی

درس

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاقِفِ لَا يُمْلِكُ السُّلْطَانُ لَا يُعْتَمَدُ
 عَلَى حَبِيبِهِ الْقَادِمِ لَا يُزَارِ فِي بِلَادِهِمْ يَا أَهْلَ الْبُشَيْرِ
 لَا مَقَامَ لَكُمْ يَا رَسُولَ الْإِيمَانِ الْحَمْدُ لَكُمْ كُلِّ

اپنے مدخول کو مصدر کرتا ہے پس آن خیر کہ معنی دخول ہو لہذا اردت ان
 یشیر معہ دار الشفا و ظن ابن نقد علیہ ذکرہ مرتبہ بعد
 احسن لئلا انسأ ذہبت عندہ کی شمع القرآن آسمت کی انجی
 ف حتی۔ لام تجد لام کی و امض او۔ اور فاجوب یہ بواجب مقدم ہوتا ہو یا
 جوابیہ وہ فاکہ جواب امر تخی استفہام ثنی تری تخفیف و عرض میں لامین جلیب یا
 دوسرے کا سبب ہوتا قبضہ لا شرب فسقط اخذ لا اکرہ قلت
 انا انیک غذا قال اخر اعطیان الحجة بی لن تفتح الباب ثم
 حتی اضرب بالالزمک او تعطنی حقہ لیستنی معہ فاقوزیا
 لعل ابلغ الدار فاطلع بما فیہا لیتکالافانفقہ ای بیتک
 فازولک هذا یوالیعبدک وینون قیادہ او کر عرض یا
 محذوف کے اسی طرح اهانن او ما کر من من فتیر۔

جدول نفی محمد بلم

لم یکر	لم یکر	لم یکر	لم یکر	لم یکر	لم یکر
وہ نہیں کرتا	وہ نہیں کرتا	وہ نہیں کرتا	وہ نہیں کرتا	وہ نہیں کرتا	وہ نہیں کرتا

لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر
تم کوئی وعدہ کر چکا	تم دونوں	تم سب	تم کوئی نہ وعدہ کر چکی	تم دونوں	تم سب
لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر	لن تعذر
تم کوئی نہ وعدہ کر سکی	تم کوئی نہ وعدہ کر سکی	تم کوئی نہ وعدہ کر سکی	تم کوئی نہ وعدہ کر سکی	تم کوئی نہ وعدہ کر سکی	تم کوئی نہ وعدہ کر سکی

و لن مضارع کو مستقبل کر دیتا ہے۔ اور فرق لازم و متعدی کا ترجمہ

میں نہیں نکلتا نا لبا اور نفی لن کی بقولی تاکید ہی بقولی تائید ہے۔

و لن مضارع کو نصب تیل ہے اس طرح ان (کہ) اذن (جہتہ) کی تائید

نصب دیتے ہیں اور نصب کے یہ مراد کو ضم کر کے لے فتنہ اور توں اور علی فتنہ جاتا ہے

اور جمع مشو کا نون کم رہتا دیکھو ضمیمہ کو لن یدخل زید فی دارھا انتم

لن تفضو ابدال ابدالن ترانی انت لن تقدی علیہ افا لن

اخرج من هذه الدار ما دیم حیا۔ لن اکلم الیوم انسیا۔

وہ کہہ نہ پیو کی تم ہی بات سی۔ تم کہہ کی کلنتہ بخاؤگو۔ تو کہہ میری سخت

نہ سنیکے۔ تم کہہ ہو مخم نہ دیوگو۔ ہم خوب جاہن وہ کہہ بی بھار پر چرے

ہم کسی کو منع نہیں کرتے چکا جی چاہے چلا آو۔ دروازہ کھلا ہے۔

قلعہ ان تدخل فیہم فانی ۛ ۛ یہ ان مصلیہ

یہی نہیں سوار ہوا کہ یعنی ہوا چاہتا ہے کہ ف ای ی رکب کو سر عارضی ہوا
 وصل کی غرض سے کیا اصل ترکیب جزم سے تھا دفع واسطہ من السجود
 ولما یدکر ذرا۔ قلت غیرۃ ف ان حرف شرط ہی ماضی کو ماضی
 کر دیتا ہے اور شرط کیساتھ خبر کو بھی خبرم کر دیتا ہے اگر مضارع ہو اور مضارع
 اخذی اضربان تذهب ثقلہ ان مدت یدک لوصل الی قضا
 انما کل اکلان شربت شربت ان خبث اذهب اذهب
 دو نوع طرح۔ اتفاقاً یہ ہے کہ جب شرط و خبر دونوں مضارع ہوں تو جزم
 آئے اگر فقط خبر مضارع ہو تو جزم واجب نہیں جائز ہے کرو یا نہ کرو۔ اور اگر دونوں
 اضمی ہوں تو کوئی عمل نہ ہوگا ف کلمات مجازات من۔ ما۔ مہما۔ ای
 حیثا۔ اذا۔ متی۔ ایما۔ انی بھی شرط کے معنی دیتی ہیں جزم کر رہی
 من یدلنی الرمہ ان یدلنی الرمہ۔ ف اسطیع اذابی شرط
 کیلئے آئے۔ اذا جاء نصر الله غلبناهم کہی اذ حرف مفتا جاتا ہے جو
 فاذا السبع اقف کلہا من تو کیا دیکھتا ہو شیر کرا ہے۔ ف یہ تو لفظ
 وجواب میں جائز نہ ہوگی اور ما و من جب ہوں تو لطیفہ مارتید مارتید

لم ترکب	لم ترکبا	لم یرکب	لم تسمع	لم تسمعوا	لم یسمع	منوش
وہ نہیں چڑھی	وہ دونوں	وہ سب	اسنے	اونہ نے	اونہ نے	
لم ترکب	لم ترکبا	لم ترکبو	لم تسمع	لم تسمعوا	لم یسمعوا	مذکر
تو نہیں چڑھا	تم دونوں	تم سب	تو نے	تم دونوں	تم سب	حاضر
لم ترکبی	لم ترکبا	لم یرکب	لم تسمع	لم تسمعوا	لم تسمعن	منوش
تو نہیں چڑھی	تم دونوں	تم سب	اتو نے	اتم دونوں	تم سب	حاضر
لم اربک	لم یرکب	لم یرکب	لم اسمع	لم یرکب	لم یرکب	مستکم
میں نے چڑھا	میں نے چڑھی	ہم	میں نے سنا	میں نے سنا	میں نے سنا	

ف لم اور لکما مضارع کو ماضی منفی بناؤ التوبین اور فرق لم نشہدا اور ما نشہدا
 میں یہ کہہ ماضی اخباری میں اور لم نفی انکاری میں بوجا آتا ہے ف اسطرح تمام
 (ایہ نہیں) اور ان راہ لکما امر لکھی مضارع کو جزم کرتے ہیں اور جزم مراد یہ کہ حرکت
 بدل سکوا ورنوں اعرابی کو اور جزم عدت کو آخر سی سا قارئین پ ف لکما ماضی میں ہے
 تو (جب) ترجمہ ہی آدہ ہوگا قالت لیس لیس نے بشر لم یخجل غملا یزید و
 اجرا عالم یفعلوا لکما لیس لیس نے یابی آدم لم اقل کم سوا اذ
 لما یقم زید مع صلاہ پ ف لم لکما میں یہ فرق ہو کہ تائین غنی
 استخراقی کل زمانہ گزشتہ میں ہوئی مع انتظار آئندہ دیکھو لما یرکب الہمدیر

کے لشفعا بالناصیۃ ۛ ف نون تاکہ ثقیلہ و خفیفہ و غیر
کا ہوتا ہے مگر خفیفہ الف تثنیۃ اور نون جمع کیسا جمع نہیں ہوتا۔

ف نون تاکید۔ امر سختی استفہام تمنی ترخی عرض او قسم میں اکثر تائید یعنی
میں کم۔ ف لام و نون دونوں ساتھ ہی آئے ہیں اور تنہا ہی ہل تھلزل

البتہ تہ اسکو ماریگا۔ نمرہ بالف و تواج و مان جاو کیا۔ میں البتہ اسکو چھوڑا

و قلتہ اور قلت حنہ اور قلت لد اور قلت بہ اور قلت فیہ

اور قلت منذ ذہ و ما لہ امہ و ما علیہ ین جو فرق تروہ عالی حروف و یاد

ہر مصدر کا اصل صیغہ امر تعدیہ و فوجدہ زوجت بہ یہ اسطرح

ہر مصدر کا تعدیہ بھی متعلق علم لغت سے ہے۔

جدول حاضر معلوم

مذکر			مونث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
افعل	افعلآ	افعلوا	افعلی	افعلآ	افعلن
تو کر	تم دو کو کرو	تم سب کو	تو کر	تم دو کو کرو	تم سب کو

من ربك من ربك ان تمشي الى تمشي اني ربك تمشي امش
جدول مستقبل معلوم ومجهول بالامور

[illegible]

فلازم و متعدی کا فرق اسمین از وی ترجمہ نہیں ہے اور مضارع و ملام نون

۱۰۰ استقبال سے مخصوص ہو جا تا ہو : ف لام تاکیدی نون تاکیدی لکن طبع نصیب

دیتے ہیں اور یوں اعرابی کہہ گئے ہیں کیلئے اور مجمع اور ایک مونث بھی گرجاتی ہے

۱۔ نوان جمیع مونیق کے بعد الف حاصل پڑیچا تا سے اور وہ نون سالم رہتا

بے ماتقولن لذہیق غذا لنستخفرت لکم ماترین حلا من

بشر الخضرهم والله لا فعلن كذا انت لم تطحن طعاما قبل

تَنْظُرُ اِهْوَاءِ قَوْمِكَ لَوْ خَفِيفَةً لَوَافٍ مِثْلِي يَهِي بِسَبَابَتِ

ہر مضارع کے لاتے ہیں اور انکو امر کہتے ہیں علیٰ نداء مجہول ہی مقول نہیں ہے

الہلام طلب مضارع مجہول پر آتا ہے۔ اور صورت یہ ہے

لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلُوا لِيَفْعَلُوا لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ
لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلُوا لِيَفْعَلُوا لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ
لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلُوا لِيَفْعَلُوا لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ لِيَفْعَلْ

مجہول کا جمع نہ ہو کر نہ پڑے۔ فليضكوا قليلا وليكوا كثيرا فليضكوا

بما آتاكم الله من فضله ليدخل المسجد عند الأذان فليستوا لله

فليكتب منكم كاتب با عدل ولا يابا يكتب وليعمل وليا بعد

ولا يابا الشهداء اذا ما دعوا وليؤفوا وادروهم ليضربنهم

عليه حيون جرد والفتح حاضر

مؤنث			مذكر		
جمع	ثنية	واحد	جمع	ثنية	واحد
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلُوا	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْ
مت کرو	مت کرو	مت کرو	مت کرو	مت کرو	مت کرو

یہ بھی ترجمہ میں امر کی طرح لازم و متعدی کا فرق نہیں بتایا نہ مذکر و مؤنث کا

ش بروی ترجمہ مرین لازم و متدی کافرق بنین جو اور نہ نہ کروش

کامتیار استغنیہ شری من المیاء قسم اذ غلب الی دار الطیب

واخبر بجمالی اذین منی لا قول یقیدک خدا صفا دغ

ما کرد تعالی تعالی انطری ماذا عندک من الذبائهم قولا

له قولا لینا اذ غلب الی مدرستہ فقد جان چینہ اجلس

جلسا استمع ماذا یقول للعذلب ای لڑکے دیکھ بیان کون سے

صبح صبح اٹھو۔ موعظہ اور ماتہ دیوکر مدرسہ جاؤ۔ سبق پاکو رو سہا کی خاطر کرو استاد

ادبک لاؤ۔ سہا کی استنوسجے رہو دو مجھو لچپو۔ و امر میں ہی نون

تاکید دناج ہو تانی و امر مضاع مضوم العین بضم نمرة اصل آتا ہی جیسے

اور شیع العین او کسور العین کسر نمرة اصل آتا ہی جیسے اضرب استمع

اور جن نبات کم طبع امر ہی گراتا ہے جیسے ادع ارم لخش

ق را اور جوت کچھ جیسی قل یخ خفت

درس لام طلب

و امر کی حقیقت میں چہ ہی صیفہ ہو تو میں البتہ لام طلب غائب کے صیفو

اسم فاعل اپنے فعل کی طرح مستعمل ہوتا ہے اور وہی عمل کتابی بشرطیکہ حال و
استقبال کے معنی میں اور خبر واقع ہو یا حال یا صفت یا صلہ ہو اور متبدل ہو تو حرف نفی اسے استفہام

کے بعد ہوا اگر معرف بالذم ہو تو کچھ شرط نہیں ہے زید قائم ابن ہذا

ہم و مکاربون اخوتہ زید ضارب غلامہ عمر الضارب

عمر فی الدار مرت برجل ضارب ابنہ جاریۃ مرت زید

راکبا ابوہ ما قالہ ابن الضارب زید الی و امس ہو عمر

لا غیر و علم البالغۃ جاد اسم مفعول کا اسم الفاعل

نکر	مؤنث				
مَقُولٌ	مَقُولَانِ	مَقُولُونَ	مَقُولَةٌ	مَقُولَتَانِ	مَقُولَاتٌ
کہا گیا وہ	وہ دونو	وہ سب	کہی گئی وہ	وہ دونو	وہ سب

اسم مفعول ہی بشرط مذکورہ فعل لازم کی طرح مستعمل ہوا ہے زید مضروب

غلامہ غدا الغدا و امس الامس المضروب غدا زید ہذا رجل مضروب

ما اصابہ زید مضروباً غلامہ مضروب و غلامہ المضروب غلامہ صفت ہے فاعل

نہی ہے اس طرح اس میں حصہ حصہ جملہ الوجہ اس کی تین صورتیں ہیں جن میں

اس میں بعض حصہ کوئی مختلف مزید بعض متعلق میں تفصیل اس کی کتب میں

لَا تَقْلُجْهُ لَأَمْشَ فِي الْأَرْضِ مِرْحًا لِيَتَخَفَى وَلَا تَحْرَنْفِي أَنَا
 رَزَقَ إِلَيْنَا أَشْبِلَ وَلَا تَخَفُ أَمَا السَّائِلُ فَلَا شَرَّ لَشَرِّكَ بِاللَّهِ
 إِنْ لَشَرِّكَ لَطَلَمَ عَظِيمَ لَهْرَجَيْنِ تَابَرَجَ الْجَاهِلِيَّةِ قَرْنٌ وَبِئْسَ
 لَأَدَّ خُلَاوَا بِيَوْمَا غَيْرَ بِهَيْوَتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَلَا يَنْبَغِي مَضَاعِجُ
 بِرَبِّهِ آتِي بِرَوَا لِيُبْدِينَ زَيْنَتَهُنَّ غَائِبٌ مِّنْ

جدول نفی حاضری مجہول

مذکر			مونث		
واحد	ثنیہ	جمع	واحد	ثنیہ	جمع
لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوا	لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلَيْنِ	لَا تَفْعَلْنَ
تم نہ کیا	تم دونوں	تم سب	تو نہی	تو دوئی	تم سب

و نہی مجہول کا ترجمہ بھی معروف لازم سے کروا لے کر معنی مت پت

لا یترب جدول اسم فاعل نامے

مذکر			مونث		
قائمہ	قائمات	قائمون	قائمۃ	قائمات	قائمات
کئی ہوں	کئی ہو	کئی ہو	کئی ہو	کئی ہو	کئی ہو
کئی ہوں	کئی ہو	کئی ہو	کئی ہو	کئی ہو	کئی ہو

رَوَيْدٌ بَلَدٌ عَلَيْكَ دُونَكَ حَتَّى تَجِيَّ إِلَى حُلَيْفَةٍ بِاسْمِهِ فَرَكِ سَعْيَ
 وَيَتِيهِ هُنَّ هَاشِمَاتُ سُرَّكَانَ بَانِي كَيْسِ دِيْتِي هُنَّ سُرَّوْدُ زَيْدِ اَهْلِهِ
 حَتَّى عَلَى الصَّلَاحِ هُمَا يَوْمَ الْعِيدِ شَتَانِ هَذَا وَذَاكَ هَذَا نِزَالُ وَذَاكَ
 قَوْسِي هُنَّ مَشْهُ شَهْ جِهِي جِهِي دَفْءٌ سَبِيْتِ سَوَاعَاتِ هُنَّ فَعْلُوْنَ كَامِ

ہیں نیکو ناما اصد صید پ پ ہذا پ پ ہ۔

خاتمة

واضح ہو کہ ترجمہ کو چنانچہ اصول میں بغیر ان کے مترجمی خطا القاد ہے۔
 پہلی اصل مترجمین کے مترجم عنہ و ترجمہ فیہ کی پس مبتدی بکہ منتہی کیلئے لکھتے
 ذوالجہتین کی سخت ضرورت جو عربی سے اردو اور دو عربی کتاباں مگر افسوس ہے
 کہ ہمارے پاس نفاس اور اسکو منتخب کے سوا کوئی کتاب اس فن میں نہیں اور قاموس
 اول تو لغت معین میں دوسرے کام نہیں چلتا کہہ سکتے ہیں کہ اردو
 دوسری اصل و نوز بانوں کی صرف نحو ہے واقف ہونا الحمد للہ کہ صرف نحو
 عربی تو کامل طور پر موجود ہیں اب مٹ ٹنگری کی توجہ سوار کی صرف و نحو کی
 مکمل موجود ہے تو خوب نصیحت۔

درس

عسلی کا د کرب اوشک انہی قریب پناہی۔ افعال مقاریہ میں مع ان
 اور بڑا ان دونوں طرح مستقل ہوتا کا د زید مجھے آیا چاہتا کا د زید ان یقوم
 قریب کہ زید کھڑا ہو سبط عسلی زید ان بخیر عسلی ان بخیر زید ہی
 کھتا کھتی کوئی نکل چاہتا

درس

نَحَذَّ طَفِقَ جَعَلَ افعال مبتدئین انکا ترجمہ لگا ہوتا ہے۔
 اخذ یا کل کہانیکا اخذ سریع جیسے کہ طفق یخصف گنتیہ کا
 نعلہ جعل یشریب لینا۔ درس دو دفعہ پڑھو۔

نعم بئس ساء جزا۔ چارون افعال مع وزم میں۔ نعم الرجل زید
 نعم غلام المرأة کافور نعم رجلا زید ساء المرء شمر جزا
 حر جزا قایا بریر اللہدانی جزا راکب اعما الامدی بئس
 المرء ہند نعمت السیدۃ فاطمۃ تفضیل اسکی کتب نحو میں دیکھو۔

درس

أَحْسَنُ بِهِ مَا أَحْسَنَهُ بِهِ دُونُو فَعْلُ تَعَبٍ مِّنَ الْجَلِّ زَيْدٌ مَا الْجَلِّ هَذَا
 الْکَلْبُ مَا أَشَدَّ أَلَامًا زَيْدٌ مَزِيدٌ فِيمِنْ بُوْسِلَةٍ مَّصْدُورٍ لَفْظُ أَشَدَّ کَرَامَتِ
 اَوَّلُ سَجِّ بِنَاہِیہ

درس

جس مصدرا اسم تفضیل

یہ اور اشیاء کا تذکرہ شروع کرتے ہیں۔ کتاب -

سالہ بن نعل تا بقدر ترجمہ میں پیشی کرنا پڑی بحفظ مفہوم عبارت
کا اختصار کرنا یا تشبیہ نہ کرنا اور نہ ہی اس کا اضافہ کرنا تا حدیث ان کی زیادہ ہے
۲ فقرہ اس کے پورے معنی معادلہ میں - اس میں - یہ قیاسی تفسیر نہیں
لیکن نئی تفسیر یہ عبارت میں دو یعنی ترجمہ کا بقا باقی رہتا ہے
نہیں ہوتا۔

تیسرے میں اصل معادلہ کی موافق ترجمہ کرنا لفظی ترجمہ سے زیادہ فصیح یا بعضی معنی حق
و بہم ملکہ میں متجاہدین سے سب کا اصل ہے ۵۔ اصل یہ ترجمہ کرنا تا حدیث ان کی زیادہ ہے
ترجمہ میں نظر احتیاط لفظی معنی کی خدمت جو کہ یہ اس مسئلہ میں وضع کیا گیا ہے کہ یہ
نہیں کہیں کہیں اس اصل کو جیسا کہ - یہ فرض و نہیں کہیں میں اس مسئلہ اور غیہ کا تعلیم ہے
جملہ کا جملہ اور ماضی کا ماضی اور مستقبل کا مستقبل اور ماضی کا ماضی ترجمہ صحیح
نویں اصل عبارت اہل اسان پر اطلاق حاصل کرنا اس کے لئے کہ کتاب اور عبارت میں
کی ضرورت۔

دسویں اصل فصاحت و بلاغت ترجمہ میں رعایت کرنا کہ کلام یا فصیح یا غیر فصیح

۷۸

تیسری اصل دونوں زبانوں کے علم معانی و بیان سے آگاہ ہونا کہ دونوں کے
حسن کلام حاصل نہیں ہوتا اور اصل مرام تکلم پر آگاہی شہر ہے مگر بحال بھی افسوس
کے سوا کچھ چارہ کار نہیں کہ بنگلہ اردو میں کسی نے اس علم کا نام بھی نہیں سنا مانگی
میں علی درجہ پر مکمل ہے۔

چوتھی اصل دونوں زبانوں کے صنائع بدائع و واقف ہونا کہ ایک زبان کی صنائع دوسری
زبان میں نقل نہیں ہو سکتی خصوصاً صنائع لفظی مگر تاہم علم بدیع کی سہ ماہی
خالی نہیں کہ نوعیت کلام پر مطلع ہو کہ بنائی کلام حسن لفظی پر بھی یا حسن نوعی پر
بھی اسی حسرت سابق کا سبق عربی میں علم بدیع موجود نہی میں مفقود۔

پانچویں اصل رسم و رواج ملک اور عادت قوم سے مطلع ہونا ورنہ ترجم سخت غلطیوں
میں مبتلا ہو سکتا اعلیٰ البعیر ترجمہ میں شتر کے گلینڈینا نام تھا ال سوار نوکی
اونٹ کی گردن میں لادہ باندھ بیگا اور سولی کے ناکر سے یلج الجمل فی سم الجبال
کے ترجمہ میں شتر کی عوض جھاری رستا نکالے اور آب نیند کے بدلے شراب نیند سے ہو کر
تو عجیب نہیں لیکن وہ تعمیل قیاس فی الارض اس پر اطلاق مشکل ہے۔
چھٹی اصل مصنفین کے عادت و دستور پر واقف ہونا ورنہ فوائد طرز بیان ضائع ہو

ضمیمہ صرف مافی السطوت بہت معلوم رہا ہے اور باقی تمام جہتوں میں ان کے تعریف

[illegible]

فطرتاً ہی ہے یا غیر بلوغ فصاحت اگر چہ خلقی ہے مگر تاہم کتب اربعہ میں
 ہے لیکن البغیۃ یعنی نام کا موقع کے مناسب ہونا اسکیلئے سہولت
 بلوغ استقامت عقل کوئی قاعدہ بل نہیں ہو سکتا علم حافی میں بلوغ
 تفسیر تمام کو اور علم ادب میں طبع تعبیر کو بتلایا مگر اسباب تفسیر کا نہ طبع تفسیر
 کیا اور یہ جو اسکے اسدی طرح خیر الکلام باقل و دل کا کوئی مقياس سوائی قیاس نہیں
 اور حجابیائی کیسی ہی نہ وہی طاقت شہر سے باہر زبان کی بانیستو نہ عالم کا
 بھی وہ اسکی نظری والحق اندہ طور وراء طول العقل
 تو ان در بلاغت سبحان رسید نہ در کنہ چون سبحان رسید

ولتختہ الکلام فی هذا المقام فانه من مزال الاقدام

والشأن خیر

اس کتاب کے چہرے والوں کو لازم کہ سبق پر یہ کر فہم کا خود ترجمہ کریں اور جس لفظ کا ترجمہ
 معلوم ہو فرنگ سے دیکھ لیں اور اسکا اصلاح لیکر یاد کر لیں اور جو کلمہ غریب
 متاثر ہو میں اور سننا ہو کہ اصلاح سرخی ہو چکا ہو کہ مستعمل اپنی غلطی کو سمجھ کر
 اسکا ترجمہ کو متنبہ ہے۔ علیہ وجہ حکم سہادی اثنالی میں نہ ۱۳۸۵ھ

فطرتاً ہی ہے یا غیر بلوغ فصاحت اگر چہ خلقی ہے مگر تاہم کتب اربعہ میں ہے لیکن البغیۃ یعنی نام کا موقع کے مناسب ہونا اسکیلئے سہولت بلوغ استقامت عقل کوئی قاعدہ بل نہیں ہو سکتا علم حافی میں بلوغ تفسیر تمام کو اور علم ادب میں طبع تعبیر کو بتلایا مگر اسباب تفسیر کا نہ طبع تفسیر کیا اور یہ جو اسکے اسدی طرح خیر الکلام باقل و دل کا کوئی مقياس سوائی قیاس نہیں اور حجابیائی کیسی ہی نہ وہی طاقت شہر سے باہر زبان کی بانیستو نہ عالم کا بھی وہ اسکی نظری والحق اندہ طور وراء طول العقل تو ان در بلاغت سبحان رسید نہ در کنہ چون سبحان رسید ولتختہ الکلام فی هذا المقام فانه من مزال الاقدام والشأن خیر اس کتاب کے چہرے والوں کو لازم کہ سبق پر یہ کر فہم کا خود ترجمہ کریں اور جس لفظ کا ترجمہ معلوم ہو فرنگ سے دیکھ لیں اور اسکا اصلاح لیکر یاد کر لیں اور جو کلمہ غریب متاثر ہو میں اور سننا ہو کہ اصلاح سرخی ہو چکا ہو کہ مستعمل اپنی غلطی کو سمجھ کر اسکا ترجمہ کو متنبہ ہے۔ علیہ وجہ حکم سہادی اثنالی میں نہ ۱۳۸۵ھ

شتمه صروت منافی مطلق مثبت مجہول از ریاضی مجرد و ملائی فیضیہ

بر	أخرج	نأج	نأج	تنبه
فعللة	دُخِرَج	.	.	.
تفعّل	تأخِرَج	.	.	.
افضل	أخرَجَم	.	.	.
افعلّل	أفْعِرَج	.	.	.
افعال	أفْعِل	أَمِدَّ	أَقِيمَ	أَرْضَى
تفعيل	فُعِل	سُدِد	خُوف	سَمَى
تفعل	فُعِل	مُمِدَّ	تَقُول	مُنَى
مفاعلة	تُوبِل	حُوج	بُويِع	رُوي
تفاعل	تُقَوِل	تُضَوِّد	تَقْوِل	تُورِي
استفعال	اسْتَقْبِل	اسْتَمِدَّ	اسْتَقِيمَ	اسْتَرْضَى
إفعلال	أدْهَوْمَ	.	.	.
اففعال	أَحْشَوْمَ	.	.	أَحْوَى
افعوال	أُجْلَوِّدَ	.	.	.
إفْعَال	أُجْتَبَ	أُسْتَدَّ	أُخْتِرَ	أُرْتَقِيَ
انفعال	أُقْلِبَ	أُنْضَمَ	أُنْقِيدَ	أُنْقَضَى
افعلال	أُحْمَ	.	.	.
افاعل	أُنْقِلَ	.	.	.
افْعَل	أُظْهِرَ	.	.	.

ضمیمہ صرف مضارع مثبت مجهول ثانی مجرد

فعل	فعل	فعل	فعل	فعل	فعل
يُفْعَلُ	يُؤَسَّرُ يُوعَدُ	يُمَدُّ	يُقَالُ يُخَالَفُ	يُنَاقِصُ يُدْعَى	يُؤَمَّرُ
يُفْعَلَانِ					
يُفْعَلُونَ				يُدْعَوْنَ	
تُفْعَلُ					
تُفْعَلَانِ					
يُفْعَلَيْنِ		يُمَدَّكَ	يُقَلَّبُ	يُدْعَيْنِ	
تُفْعَلُ		تُمَدُّ	تُقَالُ	تُدْعَى	
تُفْعَلَانِ					
تُفْعَلُونَ				تُدْعَوْنَ	
تُفْعَلَيْنِ				تُدْعَيْنِ	
تُفْعَلَانِ					
تُفْعَلَنَّ		تُمَدِّدَنَّ	تُقَلَّبَنَّ	تُدْعَيْنَنَّ	
أُفْعَلُ		أُمَدُّ	أُقَالُ	أُدْعَى	
نُفْعَلُ	نُؤَسَّرُ			نُؤَمَّرُ	
أَوْرَاقُ نَشْأَةٍ	أَوْدَى بِي مَلَقًا	مَلَقًا	أَوْدَى بِي مَلَقًا	أَوْدَى بِي مَلَقًا	مِنْزِلُهَا

و صحیح مضارع مثبت مجهول ثانی مجرد

نظلة	يُذْخِرُ	يُذْكَبُ			تنبیه
تفعل	يَتَذَخِرُ	يَتَذَكَّبُ			
اخرنجام	يُخْرِجُ				
اقتشعرا	يَقْشَعِرُ				
افعال	يُقْبِلُ	يُحِبُّ	يُقِيلُ	يُرْضِي	مثال همز مثل یحب یقبل
تفعیل	يُقْبِلُ			یستقی	مثال همز مضارع مثل یقبل
تفعل	يَتَقَبَّلُ	يَتَمَدَّدُ	يَتَمَيَّزُ		الضما
مفاعلة	يُقَالُ	يُحَابُّ		یرامی	اجوف مثال همز مضارع مثل یقال
تفاعُل	يَتَقَابَلُ	يَتَضَادُّ		یتماری	ایضا
استفعل	يُسْتَقْبَلُ	يُسْتَمَدُّ	يُسْتَقِيمُ	یسترضی	مثال همز جوف مثل یستقبل
افعیلا		يَذْهَبُ			چون ناقص
افعیعال	يُخْشَوْنَ			یخجونی	
افعیوال	يَجْلُوذُ				
افعیال	يُكْتَبَلُ	يُشْتَدُّ	يُخْتَارُ	یرکضی	مثال همز مضارع مثل یکتب
انفعال	يُنْقَلَبُ	يُنْضَمُ	يُنْقَادُ	یلقضی	یختار یقتضی
افعیلا		يُخْمَرُ			
افعل	يَطْهَرُ				
افاعل	يُنَافِلُ				

خود بخواند که از آن سخن می آید و از آن
که در کتاب می آید و از آن
که در کتاب می آید و از آن

[illegible]

天 四

موقوف

1. சென்னை

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

اسم معن کا۔ بجز اہول کا جو اسم معنول سے کہنے میں اور اسم فعل ہی کا جو اسم

محمد بن عبد الله

[illegible][illegible][illegible][illegible]

تقریظ از سید ابوب فاضل حبیب و سید شاعر نکستہ پر زوئی اشیر غلام عباس صدیق باؤری
سیا پوری متخلص بہ ہمز در فارسی مدرسہ منصبیہ مدرسہ انجمن البلیہ

بسم اللہ والحمد

الحمد رسالہ ترجمان لسان المعروف بمفتاح البیان جسکے مولف عالم فاضل خیر الاقران الامام الشریعہ النبی
والشہید مولوی خواجہ عابد حسین صاحبین عمدہ تالیف و تصنیف قابل تکریم و توصیف ہے اگرچہ غایت البیان
مفتاح الادب مقلح البیان وغیرہ وغیرہ متعدد رسالہ اس عرض سے جو مصنف مدوح کا مقصود ہے لکھی
گئی مگر مولوی مصنف اس طرز پر کہیں چلائے اس فن کو یہ فن سمجھ کر لکھا کسی مصنف ادب عرب کی تقلید کیسے کرے
و خود کے پڑسنے مضامین کہ الشیخ کی کسی نے اپنی اصول بہت سے فقرات ایجادات کو با ترجمہ یا بالجمیع
فرمایا کسی نے انگریزی و اردو ان کے اصول پر چلنا چاہا اصل ضرورت کو غرض بہت کم سمجھا مصنف اس خوبی سے
اس مقصود کو لو لکھا کہ ترجمہ حکما اصول و قواعد کو محمد کر کے جدا کا کیا فن بنا دیا انصافاً یہ مصنف مدوح کا
حصہ ہے ذاک فضل اللہ یوتیہ من یشاء من ابتداء عمر سے مصنف کی طبیعت سے آگاہ ہوں کہ
مدوح کی طبیعت میں کیا ذہن اختراع و ایجاد ہے اور یہ امر خدا و احد تصانیف مدوح میں تقلید بہت کم پائی
جاتی ہے تنہا بہ ترتیب بیان کا زیادہ خیال تھا ہے بار بار دیکھا گیا کہ ادبی سی نے ترتیبی پر از سر نو ترتیب
کو بدل دیا تبھیض کہیں بہر سودہ ہو گیا جسکا نمونہ یہی مفتاح البیان ہے مگر بشر کہ مقل نقصان و غلطی
نہیں ہوتا۔ انتخاب ثنائی میں جو بہت محلات کے ساتھ بعض اکابر کی فرمائش سے شباشب مصنف نے
خود کیا اثر الفاظ عربی یا اردو کا ترجمہ کیا بعض جگہ تقدیم و تاخیر واقع ہوئی بعض قواعد میں اجمال بعض
مشملہ میں بکرا واقع ہوا کہیں کہیں کا تبون کی غلطی سے کچھ کا کچھ ہو گیا اور طرز کتابت بہت ہی بدل گیا مگر
تاہم محل مقصود میں امر اول کی اصلاح فرمایا کہ ذریعہ سے کئی باقی اسو کی اصلاح طبع ثانی میں ممکن
کے ہو اگر اس میں شک نہ ہو کہ مصنف کی محنت لائق داد اور قابل تحسین و آفرین ہے میں امید کرتا ہوں
کہ شریعت تعلیم میں یہ کتاب داخل کجا ہے اور گوشت کی فیاضی اور قدر دانی سے مصنف مدوح پر پی
مراد کو پہنچے و ہذا ذاک علی اللہ تعالیٰ اب اس تقریر کو تاریخ انطیل پر ختم کرتا ہوں

چو مفتاح البیان مطبوعہ گردید
مخفف دیک الف سائلش نہ گفت
چو بصر انتفاع جملہ طالب
چو بصر انتفاع جملہ طالب
مطبعہ بہت کو جان لسانی شش ماہ

التاس مصنف

اس سال میں مبدلون کو عربی سو اوروں و دو سو عربی تین ہزار نکاح قاعدہ کھایا گیا جس کی از حد ضرورت
 تہذیب اسباق اور ترتیب مطالبہ و ضبط قواعد اور بسط اصول کی راہ سے فنِ جبر میں کم سے
 کم تہذیب اور باقاعدہ شاید یہ سوار ہے تعلیم کا اس میں وہ طریقہ رکھا گیا ہے کہ ذہنی و
 طباع کو معلوم کی بہت کم ضرورت ہے اور ائمہ میں اس بات کی رعایت از بس ملحوظ ہے کہ کوئی خطا
 کسی فقرہ میں قاعدہ مابعدہ کے متعلق آوے کہ بتدیک وقت ہو۔ اور صرف و نحو کو ضروری مسائل اور اوزان
 افعال سے طرز و سطح مذکور میں کہ صرف و نحو کی تعلیم کا محتاج نہیں قاعدہ بعث شروع ہو سکتا ہے اگر
 فی الجملہ اردو لکھنا پڑتا ہو۔ اور چند سال کے امتحان معلوم ہو کہ کچھ نہیں طالب علم مقصود کو سمجھتا ہے
 اصطلاحیہ سارے تین حصہ شروع کیا گیا تھا یہ کم وقت کا بدجواز و موجودہ دو حصوں پر منقسم کیا گیا
 اسکا طبع پھر قیام ہوگی تا سیرا حصہ ہفتہ ترجمہ کے بیان میں اور سیرا حصہ اولیٰ معانی بیان کے
 ذکر و عربی عنقریب طبع ہوا اس سال میں جو نقص ہیں ان میں جس میں بعضی واقع ہو اور جسکی اصلاح طبع
 ثانی میں مقصود ہو اگلی فی الجملہ تصحیح میری ایک رنگ کی تقریر جو بعضی فقرہ پر تخریر عیاں ہوا عند
 کلام الناس بقول لکھتا ہوں میں اپنی پہچانی کا معترف ہوں و اہل کمال سے امیدوار عنقریب
 برمن منکر برکرم خوشن گزشتہ تالیفین علم و ہنر اور باب مدرسہ تدلیس و رہنماں حقیقہ تعلیم سے
 ایک ایک بندہ فراموش اور بفرق تدلیس و مائیں و کتاب شرف قبول بخشین سے ہر کر یا کار با
 دستور نیست۔

محمد علی شاہ

محمد علی شاہ کوٹلہ میں مدرسہ تدلیس کی انجام سی ماہ فروری ۱۳۱۰ھ میں چھپا